الحمد للہ والمنۃ

کہ

مجموعہ کلام نعتیہ مصنفۂ جناب مولانا مولوی صوفی شاہ محمد جمیل الرحمن خاں
ملقب بلقب مداح الحبیب قدس سرہٗ حنفی قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مسمّٰے باسم تاریخی

قبالۂ بخشش

۱۳۴۰ھ

جسکو

اقبال احمد مہتمم رضوی کتبخانہ بازار صندلخاں بریلی

نے

لیتھو برقی پریس نئی سڑک کانپور میں چھپوایا

تعداد ایک ہزار | (محبوب دہلی) | ۱۲ آنہ

قبالۂ بخشش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس ذات کو جسنے مسلماں کر دیا
عشق سلطان جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو آپکے تلووں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کیا کشش تھی سرور عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہو گئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جسطرف بھی کس نے اپنا رخ تاباں کر دیا

نعمت کونین دیکر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے انکا مہماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمین پاک کی
خاک نعل مصطفےٰ کو تاج شاہاں کر دیا

دوری ہے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھ کر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو نور ایماں بخش کر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریۂ زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
مثل گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یارسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے مجھے بیحد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہے
نجدیوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیل قادری پر فضل اللہ و رسول
تیرا مرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

قبول بندۂ در کا سلام کر لینا
سگان طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیش خدا
حضور اس گھڑی تم لطف عام کر لینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتش دوزخ
دلوں پہ نقش محمد کا نام کر لینا

ملا ہے خوب ہی نسخہ گنہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کر لینا

تمہارے حسن میں رکھ کر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کر لینا

یہ ہے حضور ہی کا مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کر لینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسر کلام کر لینا

خدا نے کہدیا محبوب سے کہ محشر میں
گنہگاروں کا تم انتظام کر لینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تم کو
تو ورد نام نبی صبح و شام کر لینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اک سلام کر لینا

جمیل قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کر لینا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھ کو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یعنی انتظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوہ دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھ کو بھی کوئی ٹکڑا ہے جو طعام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھ کو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا تکیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے اللہ شاد کر دے
بیکس تڑپ رہے ہیں لے لے کے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آ کر صبا یہ کہہ دے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

جو تھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے / اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا
رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے / مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا
دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا / گر صدق دل سے کہہ دے میں ہوں غلام تیرا
باشاہ و تیرا منکر مردود ایزدی ہے / وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا
دشمن گھٹائیں یا کچھ عزت بڑھے گی اتنی / منظور ہے خدا کو یہ احترام تیرا
راتوں کو رو دے روئے دریا بہائے تو نے / بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا
جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا / نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا
دشوار گو بہت ہے راہِ صراط لیکن / اک پل میں طے کریں گے ہم لیکے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے مجھ کو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اِکّا تمہارا / ہوا لامکاں تک اجالا تمہارا
نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمہارا / کہ باقی ہے ہر گل میں جلوہ تمہارا
زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمہارا / ہے اونچا فلک سے پھریرا تمہارا
پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا / ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا
نہ چھڑائے گا غم سے اشارہ تمہارا / اتارے گا پل سے سہارا تمہارا
تمہیں ہو جواب سوالاتِ محشر / تمہیں کو پکارے گا بندہ تمہارا
فذضحیٰ کی یہ پیاری پیاری صدا ہے / کہ ہوگا قیامت میں چرچا تمہارا
مرے پاس بخشش کی مہری سند ہے / یہ کہتا ہے خط شفیعا تمہارا
پھریں پاس کس لیے تشنہ کامانِ محشر / ہے لبریز رحمت کا دریا تمہارا
بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے / قیامت میں ہوگا نظارا تمہارا
نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم / وسیلہ تو لایا ہوں مولیٰ تمہارا
ہو تم حاکم و فاتحِ بابِ رحمت / کہ ہے وصف اِنَّا فَتَحْنَا تمہارا
عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ / کہیں ڈر نہ جائے نکمّا تمہارا
جو انبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم / بہا دے گا اک دم میں اہلا تمہارا
ڈرے آفتابِ قیامت سے کیونکر / جو بندہ ہوا میرے آقا تمہارا

بنایا تمھیں حق نے مختار و حاکم — وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمھارا
کیا حق نے بحر کمالات تمکو — نہ پایا کسی نے کنارہ تمھارا
میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت — کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمھارا
رفعنا کا جلوہ دکھانے کو حق نے — لکھا عرش پر نام والا تمھارا
قبائل کے حصے کیے جب خدا نے — کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمھارا
اذانوں میں خطبوں میں شادی میں غم میں — غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمھارا
یہ فرش زمیں ہے تمھاری ہی خاطر — بنا ہے سما شامیانہ تمھارا
منور ہوا آسمان رسالت — اجالا ہے ایسا دل آرا تمھارا
بھرے اُس میں اسرار و علم دو عالم — کشادہ کیا حق نے سینہ تمھارا
بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا — بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمھارا
تمھاری صفت حق نے فرمائی شاہد — ہر اک جا ہے موجود جلوہ تمھارا
کسی جا ہے طٰہٰ و یٰس کہیں پر — لقب ہے یہی لنجا امتیازا تمھارا
جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو — وہ دیکھے میری جان چہرہ تمھارا
خدا اُس کو بخشے وہ چشم خدا بیں — رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمھارا
کیا تم کو نور مجسم خدا نے — زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمھارا
کمالوں کا مخزن جہانوں کا گلشن — خدا نے بنایا گھرانا تمھارا
دل پاک بیدار اور چشم خفتہ — نرالا تھا عالم میں سونا تمھارا
خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ — وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمھارا
وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق — ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمھارا
صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں — ہے پایا جنھوں نے زمانہ تمھارا
شب وصل میں انبیا و ملک نے — پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمھارا
کسی عقل کو مین راز دنیٰ میں — سمجھ میں نہ آیا معمّا تمھارا
مبدل ہوئے انبیا کے صحائف — محرف نہ ہوگا صحیفہ تمھارا
ہوا کفر کا دور پھیلا اجالا — قدم جب ہوا زیب دنیا تمھارا
جو عبد العزیٰ تھے ہوئے بت شکن وہ — سنا جب نبوت کا دعویٰ تمھارا

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا ‏ وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا
رضاعت کے ایام میں یہ حکومت ‏ کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمہارا
شہ دیں تمہاری ولادت کے باعث ‏ ہے جمعے سے افضل دوشنبہ تمہارا
بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا ‏ ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا
بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا ‏ جو آتا نہ ہوتا مدینہ تمہارا
جمادات نے دی تمہاری شہادت ‏ پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا
صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر ‏ مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا
تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم ‏ ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا
ازل سے ابد تک دو عالم پلیں گے ‏ مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا
خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری ‏ یہ عرش و فلک سب علاقہ تمہارا
گزر ہو سوائے در مصطفےٰ کے ‏ کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا
فقیر و بجز والی بے کساں کے ‏ نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا
گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے ‏ کہ باب اجابت ہوا وا تمہارا
صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں ‏ کہ داتا رہے بول بالا تمہارا
کوئی بھیجدو ابر رحمت کا ٹکڑا ‏ کہ ہم پر برس جائے جھالا تمہارا
عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی ‏ ہے ہر سمت رحمت کا دورہ تمہارا
اسی وقت دھل جائیں عصیاں کے دفتر ‏ شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمہارا
خدا نے بہت آستانے بنائے ‏ مگر اعلیٰ ہے آستانہ تمہارا
مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد ‏ مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا
یہ ہے داب شاہی کہ رب العلا نے ‏ دلایا ملائک سے پہرہ تمہارا
سوائے در پاک کے میرے آقا ‏ بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا
مرے تن میں جب تک ہے سانس باقی ‏ رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمہارا
نہ بچتے خداؤں سے دنیا میں منکر ‏ جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا
کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر ‏ وہ نام خدا نام والا تمہارا
پھر جن کیا مجھ سے سختی کریں گے ‏ ہے آئینہ دل میں نقشہ تمہارا

خدا یا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں   ق   کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمھارا
تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں   میں سمجھ ہی ممنون ہونگا تمھارا
دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا   ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمھارا
خدا نے حیاتِ ابد اس کو بخشی   اگر مر گیا کوئی شیدا تمھارا
دعا ہے کہ جب قبر میں مجھ کو رکھیں   مدینے سے اُٹھ جائے پردہ تمھارا
سوالِ نکیرین پر میں لحد میں   دکھا دوں گا مونہ سے یہ طغرا تمھارا
دمِ نزع و قبر اور روزِ قیامت   غرض ہر جگہ ہے سہارا تمھارا
گرے سارے منکر جہنم میں پل سے   نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمھارا
نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکرِ جنت   دکھا دے خدا مجھ کو صحرا تمھارا
عجب نکہتِ جانفزا ہے تمھاری   کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمھارا
اسی سے ہوئی عنبر و مشک مشتق   ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمھارا
جلیں منکرانِ قیام و ولادت   رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمھارا
سنو منکرانِ قیام و محافل   ق   عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمھارا
بتاتے ہو شرک اور ہوتے ہو خائف   یہ ہے بیحیائی کا آنا تمھارا

جمیل اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمھارا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا   دُرِ دُرج اسیری ہو وہ حاکم بنا ملکِ رسالت کا
وہ ماحی کفر و ظلمت شرک و بدعات و ضلالت کا   وہ حافظ اپنی امت کا وہ ناصر اپنی امت کا
ہوا وا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فرقت کا   کہ دیدارِ نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا
اثر کیا ہو سکے گا مہرِ محشر کی حرارت کا   ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ انکی رحمت کا
کبھی دیدارِ حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا   ہمیں ہنگامۂ عیدین ہوگا دن قیامت کا
نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں   شہنشاہِ مدینہ تو ہے پرتو نورِ وحدت کا
دمِ آخر سرِ بالیں خرامِ ناز فرماؤ   خدارا حال دیکھو مبتلائے دردِ فرقت کا
دمِ آخر سرِ بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ   نہ گھبرا خوفِ مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا
ہمیں بھی ساتھ لے لو وقت قافلہ والو ذرا ٹھہرو   بہت مدت سے ارمان ہے مدینہ کی زیارت کا

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا میری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عید سے بڑھکر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشتِ تمنا میں بہار آگئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

کلی کھل جائیگی دل کی جگر ہو جائیگا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

دکھا دے فیض استاذ حسن حفظا رکھل کو
جمیل قادری پھر ہو بیاں پُر لطف مدحت کا

خداوندِ جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہ ہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار سے جس کو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سے دخولِ قصرِ جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں
تمہارے در پہ اک میلا لگا ہے اہلِ حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے وہ عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطانِ رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہوگئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبانِ پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانے میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا ان کی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا سب امتوں سے فضل بڑھ کر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاقِ حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ ان کی تربت کا

مرادِ دل ہے مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیبِ حق کی تربت کا

کرے گا استغاثہ آپکے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کس کو سنائے جا کے افسانہ مصیبت کا

تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ جھالا ابرِ رحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشمِ کرامت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائبِ رحمن نے دروازہ جنت کا

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا

تعالی اللہ بحکمِ حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

وہ ہے زور ید اللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی انکی قوت کا نہ کوئی انکی طاقت کا

رہے گا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت تک
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ لے جمیل قادری رضوی
کہ تجھ پر فیض ہے احمد رضا پیر طریقت کا

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی کرامت کا

تو وہ ہے ظل حق نور مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

ہے والی تیرے صدقہ میں اگر تیرے نابکاروں کو
لقب قرآن میں پایا خدا سے خیر امت کا

انہیں کیا خوف ہو عقبی کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انہیں مولی تعالی نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریل امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضوان میری جنت کا

رجا و یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہو گیا رب ہو گیا اس کا
فقط ذات مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھ کو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیوں کر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولی تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جان مشک و عنبر ہوں
کہ جن کے واسطے شانہ بنا ہے دست قدرت کا

عبث ہے انکو اہل بیت سے دعوی محبت کا
جو منکر ہو گیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہے گا بول بالا اہلسنت کا

ق
ابوجہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پر شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شان رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھ کر کرتے ہیں توہین مولی کی
بروز حشر لیکر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخم بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوب الٰہی کی عداوت کا

علوم غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیل قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپالے روز محشر اس کو دامن تیری رحمت کا

وہ حسن ہے اے سیدِ ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالبِ دیدار تمہارا

محبوب ہو تم خالقِ کُل مالکِ کُل کے
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

اللہ نے بنایا تمہیں کونین کا حاکم
اور رکھا لقب احمدِ مختار تمہارا

بگڑے ہیں جو سب کام سنبھل جائیں ابھی دم
دل سے کوئی گر نام لے اکبار تمہارا

امت کے ہو تم حامی و غمخوار طرفدار
اللہ تعالیٰ ہے طرفدار تمہارا

تم اول و آخر ہو تمہیں باطن و ظاہر
رب کرتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمہارا

کیا جانئے ما اوحیٰ میں کیا راز ہیں مخفی
تم جانتے ہو یا وہی ستار تمہارا

تم پیارے نبی نورِ جلی سرِ خفی ہو
اللہ تعالیٰ ہے خبردار تمہارا

سر ہے وہی سر جسمیں ترا دھیان ہے ہر آن
اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمہارا

جسکو مرضِ عشق نہیں ہے وہی بیمار
اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا

ہر وقت ترقی پہ رہے دردِ محبت
چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا

دل میں نہیں کچھ اسکے سوا اور تمنا
اللہ دکھا دے ہمیں دربار تمہارا

یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ
سرکار نہیں کون نمک خوار تمہارا

ہر دم ہے تمہیں اپنے غلاموں پہ عنایت
دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمہارا

بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں
دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمہارا

ق کیوں عرض کروں تجھکو ذرا اس چیز کی حاجت
سب جانتا ہے یہ دلِ بیمار تمہارا

بالیں پہ چلے آؤ دمِ نزع خدارا
دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمہارا

لاشے کو لئے دفن مدینہ میں فرشتے
مر جائے اگر ہند میں بیمار تمہارا

پرواز کرے جسم سے جب روح تو دیکھیں
اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمہارا

امت بھی تمہاری ہوئی اللہ کو پیاری
اللہ سے وہ پیارا ہے سرکار تمہارا

اٹھ جائے مدینے سے کہاں کا مری پردہ
میں دیکھوں وہاں چاند سا رخسار تمہارا

دن رات جو کرتے ہیں خطا و نہ خطا میں
بخشش کیلئے ان کی ہے اصرار تمہارا

ق اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شبِ معراج
دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا

جب تمکو بلایا شبِ معراج خدا نے
جبریل بنا غاشیہ بردار تمہارا

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بھلایا
ہے امتِ عاصی پہ عجب پیار تمھارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل افگار تمھارا
غمخوار تمھارا ہے وہ دلدار تمھارا

لو آگیا وہ حامی و مددگار تمھارا
بیڑا ہوا لے اہلِ سنن پار تمھارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہدو
سرکارِ مدینہ ہے خریدار تمھارا

میدانِ قیامت میں بجز ذاتِ مقدس
اے عاصیو ہے کون خریدار تمھارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو آپہنچا مددگار تمھارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل
جس وقت سجے حشر میں دربار تمھارا

دنیا میں قیامت میں سرِ پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمھارا

اے کاش ملائک سرِ محشر کہیں بڑھ کے
لو کھلگیا سب پر جو ہوا طومار تمھارا

اعدا کو جلانے کے لیے نامِ احد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمھارا

ق
توحید پہ مرتے ہیں مگر اس میں ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمھارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انھیں رب احد تھا یار تمھارا

بلبل ہے جمیلِ رضوی اے گلِ وحدت
ملجائے اسے رہنے کو گلزار تمھارا

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہنچا نہ کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکمِ حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کیا کرتے ہیں جب اہلِ سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انساں گزارے عمر مدحت میں
ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہِ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حضرتِ موسیٰ محمد کا

عدیم المثل ولا ثانی ہے وہ ذاتِ مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمتِ کفر و ضلالت بزمِ دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اکا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحرِ وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہِ مدینہ بادشاہِ ہفت کشور ہے
ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سناتے آئے مژدہ حضرتِ عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمعِ باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مقدر عرش کی تقدیر پہ قربان
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

دو عالم کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھریرا عرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیوں کر مشک و عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
اگر حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

الم نشرح لک صدرک سے یوں آواز آتی ہے
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جن کی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھ کے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصل نبی وصل الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیوں کر سب سے بڑھ کر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے جو غلام مصطفےٰ بندہ ہے شیطاں کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیل قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کرے بے خود ہو یہاں ہر اک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں ہے جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

ہمارے ہی لیے تھا لے گنہگار و سیہ کارو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جس دم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامان محمد کے سروں سے بار عصیاں کو
اڑا لیجائیگا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دھلنے کے لیے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابر رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامان عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

محمد کا خوف کیوں ہو روز محشر کا ہو کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر کھینچ کے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جس دم تو کہہ دونگا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر منہ پھیرے جنت کے شیدائی
کہ ہے رشک بہار خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچیگا
مدینے کی طرف دوڑیگا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تن خاکی میں جبتک جان باقی ہے
رہے دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سے قابض الارواح جب میرے
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھو المعطی و انا قاسم سے صاف ظاہر ہے
بٹے گا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
جمیل قادری مشکل ہے مدحت ختم کر اس پر

ملے گا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو سمجھے رتبۂ اعلیٰ اُن کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا اُن کا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا اُن کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلّا اُن کا

نعمتوں کا خزانہ در والا اُن کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا اُن کا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا اُن کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا اُن کا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا اُن کا
خوانِ افضال پہ مہمان ہے زمانہ اُن کا

سر بسر نورِ خدا ہے قدِ بالا اُن کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اُجالا اُن کا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا اُن کا

کونسی شے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ اُن کا
کعبہ و ارض و سما عرش معلّٰی اُن کا

زندگی پاتا ہے کفن میں مردہ اُن کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا اُن کا

حشر میں پل سے اُٹھا لے گا سہارا اُن کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ اُن کا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جب وہ شافع ہیں ہے مجھکو وسیلہ اُن کا

ذکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ اُن کا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جس نے جو مانگا دیا کام ہے دینا اُن کا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی تھے
منہ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا اُن کا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو منور کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقشِ کفِ پا اُن کا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ اُن کا

جان و دل کرتیں فدا نقشِ قدم پا کے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسنِ زلیخا اُن کا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا اُن کا

دی منادی نے ندا حشر میں اے مشتاق
دیکھ تو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ اُن کا

سب مہینوں میں مبارک ہے ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں برتر ہے دوشنبہ اُن کا

میں رضا کا ہوں رضا ہے تو میں انکا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ اُن کا

مجھ کو کیا فکر ہے بخشش کی جمیلِ رضوی
ہاتھ میں ہے ترے دامان میرے اُن کا

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیبِ کبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کبریا

آنکھ میں ہو نورِ دندانِ حبیبِ کبریا
سر میں ہو سودا و ارمانِ حبیبِ کبریا

ان کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیبِ کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حالتیں
میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیبِ کبریا

کیا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پر اگر
سگ بنا لیں مجھ کو دربانِ حبیبِ کبریا

اک نظر دیکھوں جمالِ آفتابِ ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیبِ کبریا

بن کے منگتا ان کے در کے شاہِ عالم ہو گئے
لے رہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا

تا رہے گورِ غریباں وقت ہے امداد کا
میں فدا اے شمعِ شبستانِ حبیبِ کبریا

لٹ رہی ہے ساقیٔ کوثر کے میخانے میں مے
جوش میں ہیں آج مستانِ حبیبِ کبریا

صاحبِ لولاک کے باعث ہوئی ایجادِ خلق
ماسویٰ اللہ سب ہے سامانِ حبیبِ کبریا

راہِ حق میں دیکھیے سر قربانِ جاناں ہو گئے
کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیبِ کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا

عہد رب نے روزِ میثاق انبیا سے لے لیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیبِ کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں
اس قدر اونچا ہے ایوانِ حبیبِ کبریا

اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھ پہ جاں قربان احسانِ حبیبِ کبریا

کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا

جس کے بلبل ہیں ابوبکر و عمر عثماں علی
رشکِ جنت ہے وہ بستانِ حبیبِ کبریا

غارِ تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیبِ کبریا

خوابِ مولیٰ پر نثار عصر کو قربان کیا
ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیبِ کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جز ترے اے چشمِ گریانِ حبیبِ کبریا

عقلِ عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال
ہاں خدا سے پوچھیے شانِ حبیبِ کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیلِ قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

فیضِ مرشد ہے جمیلِ قادری تم پر کہ اب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا
وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا

جو یاں عشق احمد میں سرشار ہوگا
وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا

نبی کی بدولت بروز قیامت
خداوند عالم کا دیدار ہوگا

بلکتے پھریں کس لیے انکے عاصی
شفیع الوریٰ سب کا غمخوار ہوگا

نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت
خط ضمنی کا جلوہ نمودار ہوگا

جسے چاہیں بخشیں کہ خلد و جناں میں
خدا کی قسم و خجل سرکار ہوگا

شفاعت کا دولہا بنائیں گے انکو
انھیں تاج بخشش سزاوار ہوگا

یہاں ان کا دامن پکڑ لو وگرنہ
مدد چاہنا واں پہ بیکار ہوگا

عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے
مخالف نبی کا گرفتار ہوگا

مدینے کی گلیاں دکھائے خدایا
یہ اچھا دنیں پہ دل زار ہوگا

جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا
ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا

مدینے پہونچے تو دو ہم سفیرو
بسیرا مرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا
مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا

یہ عبد المطلب کی خوبی قسمت کہ انکے گھر
چراغ لامکاں کون و مکاں کا تاجور آیا

وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا

ربیع پاک تجھ پر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جان قمر آیا

ہوئے جب جلوہ فرما شاہ ذیشاں بزم دنیا میں
ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا

جھکا جاتا ہے سجدے کیلئے اسواسطے کعبہ
کہ مسجود ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا

نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر
کہ ہمراہی میں اپنی لیکے وہ فتح و ظفر آیا

کہانت منتفی بالکل کہ اب وہ مخبر صادق
بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا

علوم اولین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا

نفاق و جاہلیت سے کہو اب منہ چھپا بیٹھے
اقبالی کو وہ کرنے کے لیے شیر و شکر آیا

شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو
مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

زمیں بولی کہ بتخانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
ندا کعبہ سے اٹھی اب مرا مقصود بر آیا

گنہگارو کدھر ہو فردِ عصیاں اپنی دھو ڈالو
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو لے مفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا تاجور آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ ان کا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹ کر آیا

دیا حکمِ حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
زمیں کو چیرتا سجدہ کناں نورِ شجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
خیالِ امتِ عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظلمتِ مرقد کہ وہ جانِ قمر آیا

وہابی محفلِ اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں گھڑی بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیل قادری جب سبز گنبد ان کا دیکھوں گا
تو سمجھوں گا مری نخلِ تمنا میں ثمر آیا

شاہِ کونین جلوہ نما ہو گیا
رنگِ عالم کا بالکل نیا ہو گیا

منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپ کا مصطفےٰ ہو گیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کے تو واسطہ ہو گیا

آپ وہ نورِ حق ہیں کہ قرآن میں
وصفِ رخ آپ کا والضحیٰ ہو گیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہو گیا

لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہو گیا

ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہو گیا

مہ دو پارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارہ ترا رونما ہو گیا

کن کی کنجی نہ کیوں کر ہو تیری زباں
حکمِ رحمٰن تیرا کہا ہو گیا

لبِ عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہو گیا

سیر کر جائیں آکر جنابِ مسیح
شہر طیبہ بھی دار الشفا ہو گیا

خاکِ روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاجِ شاہان ترا نقشِ پا ہو گیا

آتشِ عشقِ مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہو کر کھرا ہو گیا

جس نے نظارہ سبز گنبد کیا
اس کا پورا ہر اک مدعا ہو گیا

ہم بھی طیبہ کو اڑ جائیں گے ایکدن
نازکیوں تجھ کو بادِ صبا ہو گیا

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے — تو ہی تو ابتدا انتہا ہو گیا
اُس نے واللہ اللہ کو پا لیا — جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہو گیا
حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے — سچے دل سے جو بندہ ترا ہو گیا
پار گرداب عصیاں سے کیونکر نہ ہو — جس کی کشتی کا تو ناخدا ہو گیا
تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں نبی — نام لیووں کا مشکل کشا ہو گیا
نام نامی ترا نام حق یا نبی — ناتوانوں کے حق میں عصا ہو گیا
اس کو فرصت غم دو جہاں سے ملے — جو بھی دل سے غلام آپکا ہو گیا
روسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا — ہاں بھروسہ تری ذات کا ہو گیا
عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال — اک سہارا فقط آپ کا ہو گیا
روز محشر ہر اک نام لیوا ترا — اک اشارے میں تیرے رہا ہو گیا
تو مبارک تمہارے لیے عاصیو — باب رحمت محمد کا وا ہو گیا
خلق کیوں کر نہ اس کو کہے تاجدار — جو ترے آستاں کا گدا ہو گیا
سروروں کی اُسے سروری مل گئی — تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہو گیا
کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد — روضۂ پاک پر جو فنا ہو گیا
یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو — موت اور زندگی کا مزا ہو گیا
کچھ بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک — سب کو صدقہ تمہارا عطا ہو گیا
واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب — تیری امت پہ فضل خدا ہو گیا
نام تیرا شفا ہر مرض کے لیے — نام لیووں کو تیرے دوا ہو گیا
داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی — زخم دل کا ہمارے ہرا ہو گیا
گور میں حشر میں داغ عشق نبی — غیرت شمس و بدر الدجےٰ ہو گیا
نام تیرا دم نزع جس نے لیا — اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا
دشمن و دوست مفلس غریب و امیر — تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہو گیا
علم غیب نبی کا جو منکر ہوا — قہر قہار میں مبتلا ہو گیا
دیکھ آئینۂ نجدی کو تو ہنس کے — تیرا چہرہ تو انشا توا ہو گیا
ناز کر لے جمیل اپنی قسمت پہ تو — خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

افلاک سے اونچا ہے ایوانِ محمد کا
مخلوقِ الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے درِ اقدس سے
ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں ملک پہرہ سرکار کے روضے پر
جبریلِ معظم ہے دربان محمد کا

عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہانِ جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمانِ الٰہی ہے فرمان محمد کا

حور و ملک و غلماں جن و بشر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم
تو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیفِ سفر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر
برسیگا ترے اوپر باران محمد کا

رویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا

افسوس کرے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں رنج و الم کھیچے
سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو وردِ زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا منہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیل اپنی شاہوں سے رہے بڑھ کر
سنگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا
ہر ذرہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رحمت کا

کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھ کو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس منہ سے کریں پھر ہم دعویٰ تری چاہت کا

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جبدم رتبہ تری امت کا

مخلوقِ الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا

اُس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا

دربارِ عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی
غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا

پڑتی ہے نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اٹھتا ہے تری جانب منہ ساری ہی خلقت کا

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہونگے
مو ہو حشر میں دیکھیں گے پیارے تری امت کا

اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبرائے میں کیوں عاصی
سردار مدینہ جب دولھا ہے شفاعت کا

فہرست کھلی جب دم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا

اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے
ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جب وقت کھلے گا در مولیٰ تری جنت کا

یہ حکم ملک ہو گا مالک سے کہ اے مالک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا

سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں
اُن سب پہ ہوا بھاری پلہ تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہم کو آقا کی شفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دربار عدالت میں اللہ سے کہدوں گا
دیدے تو صلہ مجھ کو محبوب کی مدحت کا

دونوں ہوں بہم یکجا کعبہ بھی مدینہ بھی
گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا

پھر قلب میں بندوں کے اک زلزلہ ہو پیدا
گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زنار و صنم توڑے ایماں کے دیئے توڑے
اعلان کیا تو نے جب وقت رسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندوں کو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہدونگا یہ آقا سے
ہاں کھینچ کے لایا ہے ارمان زیارت کا

اعدا نے تو ایذا دی مولیٰ نے دعا یوں کی
دکھلا دے انھیں یارب رستہ تو ہدایت کا

بوجہل کو شان انکی کس طرح نظر آتی
کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا

سنی کی زباں پر تو ہے ذکر نبی ہر دم
نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیل اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھکو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

غیر ممکن ہے تمنائے مصطفٰے
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفٰے

دل میں دے یارب ولائے مصطفٰے
اور سینہ میں ہو جائے مصطفٰے

تیرے پیارے کا میں دیوانہ بنوں
یہ دعا ہے اے خدائے مصطفٰے

مصطفیٰ ہیں ساری خلقت کے لیے
ساری خلقت ہے برائے مصطفیٰ

ڈھونڈتے ہیں سب رضا اللہ کی
چاہتا ہے حق رضائے مصطفیٰ

کیا نسیمِ خلد خوش آئے اسے
جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفیٰ

رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ
دین رب کی ہے عطائے مصطفیٰ

رہ گئے سدرہ پہ جبریلِ امیں
عرش سے بھی پار جائے مصطفیٰ

دشتِ طیبہ میں بہارِ خلد ہے
جانِ جنت ہے سرائے مصطفیٰ

منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے
ورد ہے جس کا ثنائے مصطفیٰ

میری امت میری امت بخش دے
ہے یہی ہر دم دعائے مصطفیٰ

روزِ محشر اُن کے بندوں کے لیے
راہبر ہو گی ضیائے مصطفیٰ

حکمِ حق ہو گا کہ جائے سب قبل
خلد میں ہر ہر گدائے مصطفیٰ

پل سے اُتریں گے بندے بے خطر
رَبِّ سَلِّم ہے صدائے مصطفیٰ

یوں پکارے گا منادی حشر میں
عاصیو مژدہ وہ آئے مصطفیٰ

اپنی امت کو چھڑانے کے لیے
حشر میں تشریف لائے مصطفیٰ

جانکنی کے وقت از راہِ کرم
چہرۂ انور دکھائے مصطفیٰ

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

مہرِ محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

کیوں ڈرائے گی مجھے نارِ جحیم
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

دو قدم میں ہو گی طے راہِ صراط
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ

روزِ محشر دھوپ میں ہوں گے عدو
ہم گدا زیرِ لوائے مصطفیٰ

چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا
مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفیٰ

ہے تمنائے جمیلِ قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفیٰ

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا
کب ترے در سے کوئی لوٹ کے ناشاد آیا

لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن
جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا

تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں
لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا

نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو
رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا

جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا
آن کی آن میں تو بر سر امداد آیا

تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذاتِ خدا
اک نظر دیکھ لیا تجھ کو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ احباب کہیں
اے جمیل رضوی دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پر تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھ کو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فَأَوْحَىٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پکارا صل اللہ
اور قدسی بولے لا الٰہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآں کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

سب مثل ہتھیلی پیشِ نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نورِ نظر یہ چشم و بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا

ہو حسنِ نبی کی کس سے صفت جس کی ہے خدا کو بھی چاہت
والشمس چمک طٰہٰ رنگ پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمعِ ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحابِ نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کیا خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق میں جان صداقت کی فاروق میں شان عدالت کی
عثمان میں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتول گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جھک کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابرِ رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامیِ امت کیا کہنا

عالم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شانِ عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداحِ نبی سب اہلِ سنت کیا کہنا

وہ ماہِ عرب آج کعبہ میں چمکا — جو مالک ہے سارے عرب و عجم کا
نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا — یہ جلوہ ہے عالم میں سب ایک دم کا
ہوا اُس طرف رحمتِ حق کا دورہ — جدھر ہو گیا ایک پھیرا کرم کا
میں اس عدل و انصاف و رحمت کے قرباں — مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا
کیا جس نے عالم کو سرشارِ وحدت — اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا
ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت — یہ ہے فیض سب تیرے جود و کرم کا
ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں — اشارہ فقط تیری چشمِ کرم کا
عرب والے آقا کی دی جب دہائی — اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا
یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر — سہارا ہے بس اک شفیع الامم کا

عرب کے قمر مجھ کو صورت دکھا دو
میں دنیا میں مہماں ہوں کوئی دم کا

خدا نے انہیں لامکاں میں بلایا
بیاں کس سے ہو ان کے جاہ و حشم کا

جو رضواں مدینے کو دیکھیں تو کہدیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا

ترے علم و سمع و بصیرت کا منکر
وہابی ہے کمبخت اندھا جنم کا

کہے شرک جس کو اسی میں ہو شامل
اُدھر ہی ہے کیا ٹھیک اسکے دھرم کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نار دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارہ غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل
لکھ دیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب ہے پوچھے مجھ کو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھکر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان معلیٰ غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خس و خاشاک عصیاں آن میں جل جائیگا
جوش پر آجائیگا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلا دو دوڑو بھیک لو دامن بھر
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کیلیے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کے لیے مل جائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہ جن و انساں آپکا نقش قدم
تاج والوں کے لیے ہے تاج تلوا غوث کا

روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشم دل میں ہے اجالا غوث کا

سلطنت شاہ مدینہ نے عطا فرمائی ہے
رائج اقلیم ولایت میں ہے سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے انکے ذکر و فکر سے
ورد شب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

کر رہے ہیں اشقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے
ہم سے گندے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب
عاشقو دل کھول کے کر لو نظارہ غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیل قادری وردِ زباں
نام حق کا اور حبیب کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیل
ہے رضا مرشد تمہارا جگر پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

بلیات و غم و افکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث اعظم کا

مشیت دی ضعف کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک ہے بےخوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل ان کو دیا وہ جس میں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہاز تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انہوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کی یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معما غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دار الشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کیونکر اوڑھ لیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ ہر اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی سے یہ ظاہر ہے
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

وولّانی علی الاقطاب جمعاً صاف کہتا ہے
کہ ہر اک قطب ہے عالم میں چیلا غوث اعظم کا

وحکمی نافذ فی کل حال سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا

سلاطین جہاں کیونکر نہ ڈر کے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا جس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر
جو پایا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

نیا صفہ بنا دن سال تو جس وقت آتا ہے
ہر اک پہلے بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا اگلے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہکر قُم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

جلایا استخوانِ مرغ کو دست کرم رکھکر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

ولی یا مبارک آئی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے منکر تو رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دینِ اقدس کو کیا زندہ
محی الدین ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوشِ اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دمِ فرماں خراساں میں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

نہ کیوں کر سلطنت دونوں جہاں کی انکو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمدِ مختار نے ان کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سرِ مجلس
بجے کیوں کر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

مکرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے گھٹتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

اگرچہ مرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولے گا ہمیشہ غوث اعظم کا

کھلے سفتا در آئی ان میں علم لدنی کے
خزینہ بن گیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا

ہمارا ظاہر و باطن ہے اُن کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

قصیدے میں جنابِ غوث کے دیکھو تصرف کو
تو سوجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا

رہے پابندِ احکامِ شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

ہے جب عرشِ الٰہی پہلی منزل انکے زینہ کی
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلےٰ
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللہ کے جسد و کو
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں بھی اولیا زندہ
حیاتِ دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

مری جاں کندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
میسر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

رہائی مل گئی اس کو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین آ سپہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جسکے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

عزیزو گر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھدینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہدونگا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

جناب غوث دولہا اور براتی اولیا ہونگے
مزا دکھلائیگا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کس کے
برستا ہے کرم کا کس کے جھالا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھٹ رہے ہیں کس لیے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

گزاری جھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش
مگر کام آگیا اس دم وسیلہ غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ جھولوں گا
بتا دو منکرو کیوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھ کو اپنا سگ جو کتا غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی رہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے کہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستان پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوث اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انہیں دیکھے
سراپا نور احمد ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا رحمۃ للعالمیں کا غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے مجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

مناجات دربارگاہ مرجع انام

درد اپنا دے اس قدر یا رب
نہ پڑے چین عمر بھر یا رب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یا رب

ورد میرا ہو تیرا کلمہ پاک
جب کہ دنیا سے ہو سفر یا رب

شجرِ نعت دل میں بویا ہے — جلد اس میں لگا ثمر یا رب
تیرے محبوب کا میں واصف ہوں — دے زباں میں مری اثر یا رب
بطفیلِ رسولِ ہر دوسرا — ساتھ میرے رہے ظفر یا رب
تیری رحمت جو میرے ساتھ ہے — مجھ کو کس کا ہو پھر خطر یا رب
ایسا مجھکو گما دے الفت میں — ق — نہ رہے اپنی کچھ خبر یا رب
دیکھنے کے لیے مجھے تیرے — عمر بھر میری چشم تر یا رب
جان نکلے تو اس طرح نکلے — تیرے در پہ ہو میرا سر یا رب
قبر میں اور جاں کنی کے وقت — ق — جب ہو حالت مری دگر یا رب
سختیوں سے مجھے بچا لینا — رکھنا رحمت کی تو نظر یا رب
ایسی دے میرے دلکو اپنی تلاش — مجھ کو مل جائے تیرا گھر یا رب
آستانے کا اپنے رکھ منگتا — نہ پھرا مجھ کو در بدر یا رب
میں نے پھیلایا دامنِ مقصود — بھر دے رحمت سے تو گہر یا رب
دلِ ویراں کو نور سے بھر دے — کر ہو آباد یہ کھنڈر یا رب
عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ — میرے دل میں ہے تیرا گھر یا رب
نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز — شام سے میں کروں سحر یا رب
میرے سینے کو اپنی الفت سے — بطفیلِ حبیب بھر یا رب
ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے — گو کسی جا نہیں مگر یا رب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یا رب
نحن اقرب سے کھل گیا تو ہے — رگِ جاں سے قریب تر یا رب
تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم — مور و مار و شجر حجر یا رب
کرتے ہیں صبح و شام لیل و نہار — تیری تسبیح خشک و تر یا رب
میرے جرم و قصور پر تو نہ جا — اپنی رحمت پہ کر نظر یا رب
نہ ٹھکانا مرا لگے گا کہیں — تو نے چھوڑا مجھے اگر یا رب
اپنے محبوب کا مجھے واصف — رکھ تو رحمت سے عمر بھر یا رب
اڑ کے پہنچوں میں شہرِ طیبہ میں — میرے لگ جائیں ایسے پر یا رب

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو — جیسے نکلا کوئی قمر یا رب
میرے پیارے ترے حبیب جنہیں — ق — تو نے بلوایا عرش پر یا رب
اُن کا اور اُنکی آل کا صدقہ — خاتمہ تو بخیر کر یا رب
میری اولاد اور مری بہنیں — ق — اور مرے مادر و پدر یا رب
جملہ احباب اور سب اہل سنن — کل پہ رحمت کی رکھ نظر یا رب
دشمنوں پر طفیل غوث وری — میرے مرشد کو دے ظفر یا رب
میرے استاد تھے حسن مرحوم — نور سے ان کی قبر بھر یا رب
اتحاد ایسا سینوں میں دے — کہ رہیں شیر اور شکر یا رب
ذکر محبوب کی یہ محفل ہے — اس میں حاضر ہے جو بشر یا رب
مرد و عورت گدا غریب و امیر — سب کی پوری مرادیں کر یا رب
نیک کاموں کی ان کو دے توفیق — کر عطا سب کو زور و زر یا رب
جو ہیں کم رزق مفلس و محتاج — رزق دے ان کو پیٹ بھر یا رب
لاولد کی مراد پوری کر — نیک بیٹوں سے گود بھر یا رب
بانی مجلس مبارک کا — رہے ٹھنڈا دل و جگر یا رب
جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے — کر عطا ان کو تو سقر یا رب
نیچری و وہابی و رافض — قہر کی اُن پہ کر نظر یا رب
اور جتنے ہیں دشمن اسلام — جلد دوزخ میں ان کو بھر یا رب
مسخ کر دے کہ اُن کی ہو جائے — صورت و صوت مثل خر یا رب
دے یہ توفیق تیرے اعدا سے — اہلسنت کریں حذر یا رب
زیر ہر دم رہیں ترے دشمن — دین تیرا رہے زبر یا رب

قادری کا ہے جمیل اے غفار
سب گنہ اس کے عفو کر یا رب

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب — اور ہلال عید ابروئے حبیب
جان ان کو قرباں کروں مثل چکور — خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب
عرض کرنا ہے گلی میری صبا — ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

زاہد وہ ہے فکر تم کو خلد کی — ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب
جو فنا ہیں عشقِ مولیٰ میں انھیں — آ گئی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب
وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا — وہ کھلے پر نور گیسوئے حبیب
بار بار آتے تھے جبریلِ امیں — اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب
عشق میں پاسِ شریعت ہو ضرور — عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب
دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا — میں ترے قربان اے خوئے حبیب
اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا — جو بنا ادنیٰ سگِ کوئے حبیب
ڈھونڈھتے ہیں سب رضا مندیٔ حق — حق تعالیٰ ہے رضا جوئے حبیب
سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف — اور خالق کی نظر سوئے حبیب
حضرتِ خالد کا ہے یہ تجربہ — جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب
اپنے اوپر بار عالم کا لیا — مرحبا اے زورِ بازوئے حبیب

اے جمیل قادری ہشیار رہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو ورد کرو صلِّ علیٰ آج کی رات — میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح و ثنا آج کی رات
زیب دنیا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آج کی رات — دونوں عالم میں ہے یہ شور بپا آج کی رات
پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آج کی رات — مہ و خورشید نے منہ ڈھانک لیا آج کی رات
مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات — وا درِ پاک اجابت کا ہوا آج کی رات
نارِ فارس کی بجھی نورِ الٰہی چمکا ! — قاطعِ شرک ہو جلوہ نما آج کی رات
خشک ساوا ہے سماوا میں ہے دریا جاری — نو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آج کی رات
اس پہ نصب کیا سبز علم کعبے پر — ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آج کی رات
اہلِ توحید سے تکبیر کا وہ شور اٹھا — کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات
زلزلہ آ گیا شق ہو گیا قصرِ کسریٰ — ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات
شمعِ توحید سے روشن ہوا سارا عالم — کفر کفار کا کافور ہوا آج کی رات
سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے — کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آج کی رات
سرِ افلاک خمیدہ ہے فلک کے آگے — ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے ز سما آج کی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات

جانور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شیاطیں میں ہے فریاد و بکا آجکی رات

گل وہ پھولا ہے مہک جائیں گے دونوں عالم
کسی گلشن میں ہے یہ بادِ صبا آجکی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے چھالے
جھوم کر کعبے سے ہے ابر اٹھا آجکی رات

آرہے ہیں درِ اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آجکی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہرِ خدا آجکی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سُنّیوں کے کرو شکرِ خدا آجکی رات

اے جمیل رضوی وصف نبی کر اتنا
کر رضامند ہو احمد کی رضا آجکی رات

مبارک عرض

کروں کیا حالِ دل اظہار یا غوث
کرم ہو عالم الاسرار یا غوث

نکالو بحرِ غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں منجدھار یا غوث

سوا تیرے کہوں غم کس سے اپنا
نہیں میرا کوئی غمخوار یا غوث

مدد کا وقت ہے امداد کیجے
مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث

دلِ تاریک پر فرمادے صیقل
مرا سینہ ہو پُر انوار یا غوث

عطا کر صحتِ کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث

بلا بغداد میں للہ آقا
دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث

اٹھالے سے تری رحمت کے بجائے
یہ اُجڑا بن مرا گلزار یا غوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

نہ گھبراؤں شبِ تارِ لحد سے
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

کھلے جب خوابِ مرقد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپ کا دیدار یا غوث

تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا
قمر یا مطلع انوار یا غوث

رہِ وصل ہوئی اک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یا غوث

مدد فرمائیے یا غوث اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ — کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث
نکالا سیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو — مرے بیڑے کو کر دو پار یا غوث
بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھا دو — کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یا غوث
اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبِیْ غَوْثُ اَعْظَمْ — ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث
کہاں تک میں پھروں بیکار رہتا — مجھے کر دیجیے باکار یا غوث
پڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ — ذرا کر دیجیے بیدار یا غوث
مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر — مجھے کر دیجیے ہشیار یا غوث
خودی ایسی مٹا دل سے کہ مٹ جائیں — خدا اور احمد مختار یا غوث
مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی — نہ بھولوں میں تجھے زنہار یا غوث
فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں — ترا دربار پُر انوار یا غوث
تمنا بلبل شیدا کی یہ ہے — ملے بغداد کا گلزار یا غوث
مجھے دنیا میں جنت ہو جو مل جائے — تمھارا سایۂ دیوار یا غوث
کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن — تمھارا طالب دیدار یا غوث
ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر — نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یا غوث
رہے سرسبز میرا غنچۂ دل — جسے کوئی نہ غم کا خار یا غوث
پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم — رہے جب تک نفس کا تار یا غوث
رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت — مجھے ایسا بنا دیندار یا غوث
ترے اک قطرۂ رحمت سے دھل جائے — گناہوں کا مرے طومار یا غوث
پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا — عبور پل نہ ہو دشوار یا غوث
کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم — پکارے جو تمھیں اک بار یا غوث
کہے جاؤ مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ تم — پکارے جاؤں میں ہر بار یا غوث
زہے قسمت قیامت تک رہے گا — مریدوں پر تمھارا پیار یا غوث
تمامی اولیا کے تا قیامت — تمھیں ہو قافلہ سالار یا غوث
کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ — تمھارے گیسوئے خمدار یا غوث
سفارش کیجیے محشر میں میری — کہ مجھ کو بخش دے غفار یا غوث

مسلماں تجھے ایسا خدا را
کر توڑے نفس کا زنار یاغوث

اطبا کرسکیں جس کا نہ چارہ
تو کھو دیتا ہے وہ آزار یاغوث

مریضوں کے لیے دار الشفا ہے
ترا دربار پر انوار یاغوث

ہیں ملتی نامرادوں کو مرادیں
ترا دربار ہے دُربار یاغوث

سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں
ترا دربار ہے دُربار یاغوث

غنی کہکے جو مانگا وہ پایا
ترا دربار ہے دُربار یاغوث

رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے
عمل کرتے ہیں تجھ کو پیار یاغوث

قدم تیرا ہے دوشِ اولیا پر
تجھے حق نے کیا سردار یاغوث

نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر
بتاتے ہیں ترے آثار یاغوث

رسول اللہ نے سینے میں تیرے
بھرے ہیں غیب کے اسرار یاغوث

علوم مصطفٰے و مرتضٰے کے
تمہیں پر ہیں کھلے اسرار یاغوث

لقب ہے مجمع البحرین تیرا
ہیں جاری تجھ سے سب انہار یاغوث

عراق اجمیر مارہرہ بریلی
نہیں کس جا ترے انوار یاغوث

دلِ مغموم سے میری صدا آہ
نکلتی ہے صدا ہر بار یاغوث

ہے میری تاک میں شیطان مردود
مدد تیری رہے تیار یاغوث

تمہارے دشمنوں کے کاٹنے کو
زباں میری ہے تلوار یاغوث

خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ
کیا جس نے ترا اقرار یاغوث

خدا بھی ہو گیا ناراض اُس سے
تو جس سے ہو گیا بیزار یاغوث

بلا شک ہو گیا مقہورِ ایزد
کیا جس نے ترا انکار یاغوث

ہوئی ذلت اُسے دونوں جہاں میں
پڑی جس پر تری پھٹکار یاغوث

دوبارہ دین کو اب زندہ کیجیے
ہوئی ہے یورشِ کفار یاغوث

رہیں منگتا ہمیشہ شاد و آباد
اور اعدائے لعیں فی النار یاغوث

جمیل قادری کی لاج رکھنا
حضورِ واحد قہار یاغوث

پردہ رخِ انور سے جو اٹھا شبِ معراج
جنت کا ہوا رنگ دوبالا شبِ معراج

حوروں نے بھی گایا ترانہ شبِ معراج
خالق نے محمد کو بلایا شبِ معراج

گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کرم کی
بارانِ کرم جھوم کے برسا شبِ معراج

اے رحمتِ عالم تری رحمت کے تصدق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سواری
سجدے میں جھکا عرشِ معلّٰی شبِ معراج

خورشید و قمر ارض و سما عرش و ملائک
کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شبِ معراج

وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر
ملتا نہ تھا نقشِ رہ کو رستہ شبِ معراج

مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شبِ معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ
سدرہ سے قدم جبکہ بڑھایا شبِ معراج

جبریل تھکے ہو گئے سرکار روانہ
منہ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شبِ معراج

ہمراہ سواری کے تھیں افواج ملائک
بن کر چلے اس شان سے دولہا شبِ معراج

یوں مسجدِ اقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی
طالب سے ملیں پڑھ کے دوگانہ شبِ معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شبِ معراج

جانِ دو جہاں رفعتِ سرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رفعنا شبِ معراج

مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حوروں نے کیا خوب نظارہ شبِ معراج

آراستہ ہو خلد ہو رب ہوں فرشتے
یوں ہاتفِ غیبی نے پکارا شبِ معراج

پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں
ہر راتِ نبی کی ہو خدایا شبِ معراج

تھی راستہ بھر آئینہ درودوں کی نچھاور ق
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شبِ معراج

دولھا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے
اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شبِ معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گلِ وحدت
خوشبو سے بسا عالمِ بالا شبِ معراج

روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اس کے
جب ماہِ عرب عرش پہ چمکا شبِ معراج

تھا چرخِ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر
سرکار گئے عرش سے بالا شبِ معراج

جب پہونچے مقامِ فتدلیٰ پہ محمد
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شبِ معراج

اے صلِ علیٰ بزمِ تدلیٰ میں پہنچ کر
اس ذات میں گم ہو گئے آقا شبِ معراج

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی
ایسا دیا اللہ نے رتبہ شبِ معراج

عرش و ملک و ارض و سما جنت و دوزخ
اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شبِ معراج

ق

تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرّہ
اک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج

زنجیرِ درِ پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اور گرم تھا وہ بسترِ اعلیٰ شبِ معراج

اے ماہِ مدینہ تری تنویر کے قرباں
چمکا دیا امت کا نصیبہ شبِ معراج

اے عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
کام آ گیا عصیاں کا سیاہا شبِ معراج

اے مومنو مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بخشائش امت کا قبالہ شبِ معراج

بھیجوں گا میں امت کو تری خلد میں پہلے
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیلؔ رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

ذکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اسی سے ہے کہیے اسے دوائے روح

ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشقِ شاہ میرے ہے بجائے روح

مدحتِ شاہِ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں تھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح

طیبہ پہ ہے اِدھر نظر حوروں کا اشتیاق اُدھر
دیکھیے بعدِ انتقال کونسی سمت جائے روح

کرو قبول یا نبی عرضِ جمیلؔ قادری
جبکہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہِ روئے محمد
کونین ہے عکسِ رخِ نیکوئے محمد

تاباں ہے ہر اک شے میں رخِ پاک کا جلوہ
ہر گل سے چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ظاہر یہ ہوا آیۂ اللہ رمیٰ سے
ہے قوتِ حق طاقتِ بازوئے محمد

جب نائبِ محبوبِ خدا آپ ہی ٹھہرے
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد

کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا
جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

مخلوق ہے جویائے رضامندیِ خالق — اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد
دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذا و غم بدلہ — کیا خوب ہے عادت تری آ خوئے محمد
جب حشر میں کوئی بھی کریگا نہ سفارش — گھبرائے ہوئے آئینگے سب سوئے محمد
سب منتظرِ رحمتِ معبود میں لیکن — ہے داورِ محشر کی نظر سوئے محمد
اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالم کی نگاہیں — ہے داورِ محشر کی نظر سوئے محمد
برسے گی شفاعت کی جھڑی امتِ شہ پر — جو وقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد
مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی — ہو نعش مری اور سگِ کوئے محمد
تاریکیِ مرقد سے جو گھبرائے دلِ زار — پُر نور بنا دیں اُسے گیسوئے محمد
جنت تو منائے گی چلو میری طرف کو — اور میں یہ کہوں گا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیلِ رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگِ کوئے محمد

ہر شے میں ہے نورِ رخِ تابانِ محمد — ہر پھول میں خوشبوئے گلستانِ محمد
اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا — ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہمشانِ محمد
مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت — رب عز و جل جانتا ہے شانِ محمد
آ سکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ — جیسا کہ ادب کرتے تھے یارانِ محمد
سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت — ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویانِ محمد
وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ — وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربانِ محمد
اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر — اور سنگ و شجر تابعِ فرمانِ محمد
محبوبِ خدا حاکمِ مخلوقِ الٰہی — مخلوقِ خدا تابعِ فرمانِ محمد
تفسیر نے لولاک لما کی یہ بتایا — وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمد
رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز — واللہ وہ ہے گنبدِ ایوانِ محمد
عشاق سمجھتے ہیں اُسے گلشنِ جنت — کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ محمد
چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے — دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمانِ محمد
شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے — شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد
لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو — اور روح بنے بلبلِ بستانِ محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد سے — تو دیکھ لو دل چیر کے ارمانِ محمد
ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں — یاد آئے گا جس وقت بیابانِ محمد
کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر کے دن کا — ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامانِ محمد
قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک ان کا اشارہ — مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامانِ محمد
یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں یہ — چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمد
پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا — جنت میں چلے جائیں گدایانِ محمد
ہم جائیں گے فردوس میں رضوان سے یہ کہکر — رد کو نہیں ہم ہیں غلامانِ محمد

توصیف و ثنا تجھ سے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوانِ محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد — دل کا اجالا نام محمد
اللہ اکبر رب العلا نے — ہر شے پہ لکھا نام محمد
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن — سب سے ہے پیارا نام محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی — کر لو وظیفہ نام محمد
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلمان — رب کو ہے پیارا نام محمد
اللہ والا دم میں بنا دے — اللہ والا نام محمد
صل علیٰ کا سہرہ سجا کر — دولہا بنایا نام محمد
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ — سب کا ہے آقا نام محمد
سارے چمن میں لاکھوں گلو ہیں — گل ہے ہزارا نام محمد
پائیں مرادیں دونوں جہاں میں — جس نے پکارا نام محمد
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پہ — دل پر ہے کندہ نام محمد
رکھو لحد میں جس دم عزیزو — مجھ کو سنانا نام محمد
پڑھتی درود دیں دوڑیں گی حوریں — لاشہ جو دے گا نام محمد
روز قیامت میزان و پل پر — دے گا سہارا نام محمد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا — میں یہ کہوں گا نام محمد
غم کی گھٹا میں چھائی ہیں سر پہ — کر دے اشارا نام محمد

رنج و الم میں ہیں نام لیوا
کردے اشارہ نام محمد

بیڑا اب تباہی میں آگیا ہے
دیدے سہارا نام محمد

زخمی جگر پر مجروح دل پر
مرہم لگا جب نام محمد

دل میں عداوت خر کے بھری ہے
نجدی نہ لے گا نام محمد

اپنے رضا کے قربان جاؤں
جس نے سکھایا نام محمد

آنکھوں میں آکر دل میں سماکر
رنگت رچا جا نام محمد

اپنے جمیل رضوی کے دل میں
آجب سما جا نام محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر
کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر

اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار
جب آئے درود اس شہ عالم پہ پڑھا کر

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو
اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ بڑھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی
خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بھلا کر

اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں
یارب انہیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر

کفار بد اطوار سے پڑھواتے ہیں کلمہ
اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر

اے ابر کرم بارش رحمت تری ہوجائے
ہوجاؤں میں گنہگار ابھی پاک نہا کر

کیا دور ہے سرکار مدینے کے کرم سے
تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر

گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق
لیجاتے ہیں طیبہ میں ملک اسکو اٹھا کر

بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا
ایمان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر

اے باد صبا اتنا کرم ہر چند اگر
مطلع
لیجا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر

جو خلد نہ جائیں گے مدینے کے عوض میں
لیجائیں گے رضوان انہیں جنت میں منا کر

ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں
ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر

کیا مہر قیامت ہمیں دکھلائیگا تیزی
سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر

مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ
ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر

ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امت عاصی ق
مولیٰ یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر

تب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا
محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

ہے کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے
وہ کونسی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر

مختار بنا کر انھیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے جو چاہے عطا کر

یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے
نام ان کا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ رفعت
مُردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا
سمجھا ہے خدا نے انھیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اک نام کو جبریلِ امیں نے
عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجا نا مدد کے لیے اے ماہِ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھ کو سُلا کر

مطلع
اک جام مئے عشق کا بندہ کو پلا کر
یا شاہِ عرب اپنی محبت میں فنا کر

یہ حکم ملا روحِ امیں کو شبِ معراج
جبریل ابھی لا ہے پیارے کو بلا کر

حاضر درِ اقدس پہ ہوئے روحِ معظم
اور عرض یہ کی رحمتِ عالم سے جگا کر

حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولھا بنے تیار ہوئے صاحبِ معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ تھکے بازوئے جبریل تو آگے
رفرف نے انھیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر

پھر عرش سے پار اپنے قریب انکو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ مولیٰ مری امت
تو آج کی شب نارِ جہنم سے رہا کر

جان و دو جہاں رحمتِ عالم پہ ہو قرباں
آیا شبِ معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیل رضوی کو میسر ہو
کچھ نعت پڑھے روضۂ پرنور پہ آکر

اس کو کب ہو گل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھ کو مبارک بلبل
مجھ کو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طبیبو نہ کرو میرا علاج
مجھ کو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سدرہ سے امیں
کہ ہے ان کو درِ سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
امتِ احمد مختار عزیز

ق
نیچری رافضی و وہابی
سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

یہ ہیں سب دشمن اللہ و رسول
کیسے رکھے انہیں دیندار عزیز

اہلسنت کو ہے جنت مرغوب
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حور کیا دیکھوں جمیل رضوی
مجھ کو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز
ہوتا ہے خوش اس سے مولیٰ بے نیاز

ہونگی آساں ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کر دے نیاز

ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں
اس لیے افضل ہے اسمیں دے نیاز

ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
جو میسر ہو اسی پر دے نیاز

ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور
بے ادب ہرگز نہ دیکھائے نیاز

ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی
ہے حرام ان کو اگر کھائے نیاز

کاندوی بھی بے ادب گمراہ ہے
ہے حرام اس کو اگر کچھ دے نیاز

اے جمیل قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

مجھکو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس
حال دل عرض کروں سید ابرار کے پاس

جس کو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی در سرکار کے پاس

بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں مرے مالک مختار کے پاس

دولت و فضل و کرم نعمت و جاہ و اقبال
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس

بادشاہان جہاں دست نگر ہیں انکے
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آواز اغثنی سنکر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
کر چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس

یا رسول عربی میری شفاعت کرنا
پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس

دیکھ کر روضۂ پرنور کو ایسا تڑپوں
دم نکل جائے مرا آپکی دیوار کے پاس

ہے شہیدی کی طرح عرض جمیل رضوی کا
میری تربت بھی بنے آپکی دیوار کے پاس

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق — یا نبی سب ہے تمہاری رونق
عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن — فرش پر بھی ہے تمہاری رونق
دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہہ دیں — ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق
خلد و افلاک مزیں ہیں سبھی — پر ہے طیبہ کی نرالی رونق
مسکرا دیجئے یا شاہ کہ ہو — دو جہاں میں ابھی دونی رونق
حور و غلماں ملک جن و بشر — ہے یہ سب آپکے دم کی رونق
تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی — تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق
میں ہوں محبوب خدا کا مداح — میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیل رضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک — ہے سلامت تم سے میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے — ہے قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہے شاہ — تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک
سجدہ گاہِ اولیائے دہر ہے نقشِ قدم — اور تری نعلِ مقدس تاجِ شاہاں غوث پاک
اولیا ہیں سب سلاطیں ہم رعایا و غلام — اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک
ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر — نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک
آپ کی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر — دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک
ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری — تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوث پاک
کب بلائیں اپنے در پر کب رخ انور دکھائیں — کب نکالیں گے بھلا پھر دل کا ارماں غوث پاک
زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں — ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک
آپ کا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے — میری بخشش کیلئے کافی ہے ساماں غوث پاک
ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کے لیے — حشر میں کھولیں گے جب جنت کی دکاں غوث پاک
کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں — حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک
میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر — میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک
پرسش اعمال کا ہے وقت مولیٰ المدد — نام لیوؤں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے ساتے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہِ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطبِ عالم شاہِ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے خبر
المدد محبوبِ سبحاں شاہِ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

لاج والے بیٹیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولہا شاہِ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پر اُن کا لطف ہو
اُنکا داماں ہمیں اُنہیں تیرا داماں غوث پاک

کیجئے امداد عزت دو جہاں کی دیجئے
ہے جمیلؔ قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
میں فدا تجھ پر فدائے غوث پاک

اس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پہ جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اُس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یاخدا ہر شہید کو بلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو لے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے روسیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پر بلائے غوث پاک

کیسے اس کو مہر محشر کیا ستائے
لا تخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوث پاک

منکر بدیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زمرہ تو لائے غوث پاک

قادری دولہا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو لے خدائے غوث پاک

نا ہے گر زاہدوں کو زہد پر
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیوؤں کی تمنا ہے یہی!
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھ کو کہتے ہیں گدائے غوث پاک

ہم پہ برسا دے خدا کے واسطے
اک بھرن ابرِ سخائے غوث پاک

کھول دے بندِ مشکل کی گرہ
میں فدا بندِ قبائے غوث پاک

کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں
راہِ حق جس کو دکھائے غوث پاک

کیوں نہ ہو محبوبِ سبحانی لقب
ہے پسندِ حق ادائے غوث پاک

اس رضا کا ہے جمیلِ قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰنِ رسول
مجھ سے عاصی کو کیا تو نے ثنا خوانِ رسول

یا الٰہی عشقِ مولیٰ میں مجھے ایسا گما
تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمانِ رسول

امر انکا امرِ رب ہے نہی اُن کی نہیِ رب
وہ ہے فرمانِ الٰہی جو ہے فرمانِ رسول

دو جہاں میں آفتابِ ہاشمی کی ہے ضیا
آئینہ میں ہر دو عالم پیشِ چشمانِ رسول

ہیں ملک روضے پہ حاضر داب خاہی کیلیے
ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبانِ رسول

بھول جائے باغ و گل کو چھوڑ دے سیرِ چمن
عندلیبِ زار گر دیکھے بیابانِ رسول

اُن کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطینِ جہاں
بادشاہانِ زمانہ ہیں گدایانِ رسول

ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں
ایک وہ ہیں جو ہمہ وقت سے دربانِ رسول

چلدیے جو روضۂ شہ کی زیارت کے لیے
ہو گئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمانِ رسول

ہے بیابانِ مدینہ جانِ اہلِ خلد کی
آبروئے جنت الماویٰ گلستانِ رسول

سَوْفَ يُعْطِيْكَ فَتَرْضٰى مہر ہے اس بات پر
خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایانِ رسول

اس طرح آئیں گے اُنکے نام لیوا حشر میں
لب پہ ہوگا نامِ حق ہاتھوں میں دامانِ رسول

یا الٰہی آفتابِ حشر جب تیزی دکھائے
سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامانِ رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہِ جیلاں کا طفیل
عاصیوں کے جرم دھو دے چشمِ گریانِ رسول

اُنکے قدموں پر کیے قربان اپنے جان و مال
آفریں صد آفریں اے جاں نثارانِ رسول

منکرانِ مجلسِ میلاد سے کہدے کوئی
محفلِ اقدس میں آکر دیکھ لیں شانِ رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیلِ قادری
حشر میں بھی ہو یہی یا رب ثنا خوانِ رسول

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یارسول

ہے چمک تیرے لب و دنداں میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یارسول

دے تری رفعت کو تیرے رب نے کی تجھکو عطا
تاجداران جہاں کی تاجداری یارسول

ہے کہاں مادر کو الفت اس قدر فرزند سے
تجھ کو ہے امت کی جتنی پاسداری یارسول

خواب غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اشکباری یارسول

رات کاٹی ہم نے سو کر دن گزارا لہو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یارسول

وقت پیدائش شب معراج مرقد میں کہیں
تم نے امت کی نہ چھوڑی غمگساری یارسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یارسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپکو
اس لیے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یارسول

ایک قطرہ ہو عطا جام مئے عرفان سے
دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یارسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدر کرار نے
تیرے سونے پر نماز عصر واری یارسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک ہے
تیرے در سے مجھکو حاصل ہمکناری یارسول

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
ہیکلی کے ساتھ جب ہرنی پکاری یارسول

کوئی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسان حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یارسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یارسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائیگا پردہ قبر سے
مر کے بھی دیکھا کروں گا شکل پیاری یارسول

کعبۂ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تربت تمہاری یارسول

اسلیے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یارسول

یا حبیب اللہ یا غوث الوریٰ جسدم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یارسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نار جحیم
دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یارسول

ہے فقط اتنی تمنائے جمیل قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یارسول

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت رونق جنت باغ خلافت مظہر وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ جو تھے فلک پہ حضرت عیسیٰ
عرش معلےٰ جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ کعبہ روضۂ والا عرش ہے اعلیٰ قبر معلّےٰ
جانِ جناں صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملائک حور و غلماں سب جن کے ہیں پروانے قرباں
کون نہیں جویائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انھیں جمیل بنایا پھر تا زمیں پر کیونکر سایا
نور خدا اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا اب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمار محبت یاد جو آئی انکی صورت
بر سر بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاج فقر مٹی سر پہ رکھا حق نے کہا کہ روز محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جب دم سر کو اٹھاؤں زاری مدنی کی پاؤں
دیکھوں رخ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل معاصی پائیں خلاصی دفتر مد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب کہ نکلیں گے عاصی ڈر کر رحمت حق پکاریگی بڑھ کر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہے کچھ روز جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
ورد کرو اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سنکے نبی کا ذکر ولادت دیکھئے انکی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیل مضطر حشر کے دن اے داور محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جائے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لائے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دلبر بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سب پہ غالب سب ہیں رحمت حق کے طالب
حق کی نظر ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہاں تو غم ہے تمہیں کیا ابر کرم اب جھوم کے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ لگا باغ جہاں میں نئی مہک جنت دو جہاں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کو ادھر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں لیا ہلال عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف خدا ہر جنگ میں آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں
ہے تری شوکت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انگشت بہ دنداں ہیں یہ معجزہ انکی دعا کا
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھ کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلےٰ الصلوٰۃ والسلام

ربنا ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہکر سر کے بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشقِ رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغِ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

شہِ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم
حبیبِ خدا یا سلامٌ علیکم

مرے ماہِ طیبہ سلامٌ علیکم
شہنشاہِ بطحا سلامٌ علیکم

خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطانِ عالم
تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم

دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر
تمہیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
شہِ دین و دنیا سلامٌ علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچکر
کہوں پیشِ روضہ سلامٌ علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

ترے جد کی ہے بارھویں غوثِ اعظم
ملی ہے تجھے گیارھویں غوثِ اعظم

کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوثِ اعظم

تو ہے نور و آئینۂ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوثِ اعظم

ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظم

جہاں اولیا کرتے ہیں جبہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوثِ اعظم

ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلبِ حزیں غوثِ اعظم

مجھے بھی بلا لو خدا را کہ میں بھی ۔۔۔ گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم
مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو ۔۔۔ یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم
جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں ۔۔۔ کہ ہر دم ہیں سب کے قریں غوث اعظم
ہماری بھی للّٰہ بگڑی بنا دو ۔۔۔ غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم
ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن ۔۔۔ خدا را بچا میرا دیں غوث اعظم
چھپا لے مجھے اپنے دامن کے نیچے ۔۔۔ کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم
وہ ہے کون سا اُن کے در کا بھکاری ۔۔۔ مدد گار جس کے نہیں غوث اعظم
حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا ۔۔۔ وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم
حکومت تری نافذ وہ ہے کہ حق نے ۔۔۔ تجھے دی ہے فتحِ مبیں غوث اعظم
تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا ۔۔۔ تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم
تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے ۔۔۔ جھکیں گردنیں جھک گئیں غوث اعظم
نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف ۔۔۔ تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم
تری ذات سے لے شریعت کے حامی ۔۔۔ طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم
شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں ۔۔۔ ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم
سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی ۔۔۔ تری روشنی بالیقیں غوث اعظم
غم و رنج میں نام تیرا لیا جب ۔۔۔ تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم
کرم گر کرو میرے مدفن میں آؤ ۔۔۔ تو ہو قبر خلدِ بریں غوث اعظم
الٰہی ترا کلمۂ پاک مجھ کو ۔۔۔ سکھائیں دمِ واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیل از نگاہِ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوث اعظم

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم ۔۔۔ زباں پر تری گفتگو غوث اعظم
ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر ۔۔۔ گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم
نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے ۔۔۔ بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم
ہیں سورج اگر مصطفٰے چاند ہے تو ۔۔۔ ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم
لگا زخم تیغِ معاصی کا دل پر ۔۔۔ تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اعدا بہت جنگجو غوث اعظم

قوی کر قوی مجھ کو دے ایسی قوت
کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

طفیل حسین و حسن لاج رکھ لے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے روبرو غوث اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پُر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرو غوث اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوث اعظم

بچالے غلاموں کو ہر پھیر
جھیلی کفر و بدعت کی تو غوث اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
ترے دید کی آرزو غوث اعظم

طلب اب تو فدا کی مجھ کو لگی ہاں
میں کب تک پھروں کوبکو غوث اعظم

جمیل اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور ان میں بو غوث اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث اعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم

ترا دامن پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عمر کا ماحصل غوث الاعظم

حسین و حسن پھول باغ نبی کے
اُسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم

ہے قول خضر یہ کہ سب اولیا میں
نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم

بھکاری ترے شمس و زہرہ عطارد
گدا مشتری و زحل غوث الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو اُس کو کوئی خلل غوث الاعظم

کیا تو نے آرام اس جاں بلب کو
وہ تھے دست و پا جس کے شل غوث الاعظم

شفا خانہ عام دربار عالی
تو شافی جملہ علل غوث الاعظم

کیے اک نگاہ کرم نے تمہاری
کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے
سنبھالیں گے کل اس کی کل غوث الاعظم

کھلا دے کلی دل کی میں تیرے صدقے
پریشان ہوں آج کل غوث الاعظم

دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دل پر ہے رنجوں کا دل غوث الاعظم

ہیں مشکل کشا جد امجد تمہارے ۔ کرو میرے عقدوں کو حل غوث الاعظم
کرم کے ہیں پیاسے ترے نام لیوا ۔ کھلے آپ رحمت کا نل غوث الاعظم
تری خاک در کا بنائیں جو سرمہ ۔ تو آنکھیں ہوں میری کنول غوث الاعظم
تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں ۔ وہیں مجھ کو آئے اجل غوث الاعظم
ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر ۔ جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
مجھے شکل اپنی دکھا نا خدارا ۔ جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے ۔ کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم
ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش ۔ ذرا تیغ لے کر سنبھل غوث الاعظم
کچھ ایسا ہوا تیری عزت کا شہرہ ۔ کہ گونج اٹھے دشت و جبل غوث الاعظم
یہ قادر کے گھر سے ملی تجھ کو قدرت ۔ قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم
عطا دین اسلام کو ہو ترقی ۔ مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیل آرزو ہے کہ مجھ کو بلا کر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

گل بوستان نبی غوث اعظم ۔ مہ آسمان علی غوث اعظم
جسے چاہے کر دے عطا سربلندی ۔ ملی ہے تجھے خسروی غوث اعظم
ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے ۔ سدا جس نے کی رہبری غوث اعظم
بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا ۔ نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم
ولی بن گئے دم میں فساق و رہزن ۔ نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم
ولی قطب و ابدال و اوتاد کامل ۔ ق ۔ کریں تجھ سے کیا ہمسری غوث اعظم
تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا ۔ کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پہ ۔ کہ ہیں والی ہر ولی غوث اعظم
تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے ۔ ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم
خدا تک نہ کیونکر ہو اس کی رسائی ۔ کرے جس کی تو رہبری غوث اعظم
ولایت کا ہے ملک زیر حکومت ۔ ملی تجھ کو شاہنشہی غوث اعظم
ولایت کرامت کو ہے ناز جن پر ۔ وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

ملے میں ترے جد امجد سے تجھ کو — علوم خفی و جلی غوث اعظم
تمہیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن — ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم
ہزاروں الم سر پہ اور میں اکیلا — مری دیکھ تو بے بسی غوث اعظم
ہے بگڑی ہوئی آج کل میری قسمت — تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم
بدل دے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ — جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم
اشارے سے تیری نگاہ کرم کے — ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم
مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھر دے — سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم
پھرے در بدر کیوں بھکاری بغشتا — ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم
تو خون شہیداں کے صدقے میں دھو دے — ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم
لگا دے سہارا مدد کر خدارا — تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم
ہو سرسبز شاداب باغ تمنا — رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم
طفیل پیمبر یہی مدعا ہے — کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم
اگر تیری امداد آئے مدد کو — مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم
ترے ذکر میں عیش و عزت سے گزرے — جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم
خدا کے لیے ایسا تعویذ بنا دے — کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم
مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے — جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم
میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی — جو آئیں دم جانکنی غوث اعظم
ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت — یہی عرض ہے آخری غوث اعظم
سنا لاتخف تیرا فرمان عالی — غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم
قیامت کے دن ہونگے تیری بدولت — ترے نام لیوا بری غوث اعظم
سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا — تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم
ذرا مکھ لدے اپنا نورانی چہرہ — کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم
اگر پھر امداد دل سے پکاریں — ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم
جو لڑکی تھی قبضے میں دیو لعیں کے — ترے نام سے وہ بچی غوث اعظم
صبا دست بستہ سلام عرض کرنا — جو طیبہ ملیں تجھ کو کبھی غوث اعظم

جمیل اپنی جھولی کو پھیلا پھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

تیری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم
ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم

پناہِ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دار الاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیوں کر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

تری مجلس وعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہِ مرسلاں غوث اعظم

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

ترے پھول کر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم

ہے بزمِ حسین و حسن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمعداں غوث اعظم

ترے جد امجد ہیں نورِ الٰہی
ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم

علوم و فیوض و شہنشاہِ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم

ترے سامنے حالتِ دل ہے روشن
کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم

تمہاری ولایت سیادت کرم کا
ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آکے شاہِ عرب نے
بڑھائی تری عز و شاں غوث اعظم

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوث اعظم

قلوبِ خلائق کی بابِ جناں کی
ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم

بخارا و اجمیر و مارہرہ و کلیر
یہ سب ہیں تیری ندیاں غوث اعظم

کریں جبہہ سائی جہاں تاج والے
وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم

ملے اب تو گلزار بغداد مجھ کو
میں بلبل ہوں بے آشیاں غوث اعظم

ملے گی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم

ذرا صدق دل سے پکارو تو ان کو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم

اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عمرِ رواں غوث اعظم

ملے رنج و افکار سے مجھ کو مہلت — کہ ہوں آپ کا مدح خواں غوث اعظم
مرے دم میں جبتک ہے دم رہوں میں — ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم
دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں گا — وہاں پہلو میں جہاں غوث اعظم
ہمارے قصور و خطا بخشوا کر — دلائیں قصور جناں غوث اعظم
کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو — یہ رکھتے ہیں تاب و تواں غوث اعظم

جمیل اب ہو ساکت مقام ادب ہے
کہاں تیرا منہ اور کہاں غوث اعظم

حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں — اپنے اس آئینۂ دل کی جِلا کرتے ہیں
راہ میں ان کی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں — گویا فردوس بریں مول لیا کرتے ہیں
جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں — تیر کب انکی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں
ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں — یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخش دیا کرتے ہیں
وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے — تیری ہی سمت جو منہ کرکے دعا کرتے ہیں
کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک — بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
ہیں تیری دین کے قربان کہ منگتا تیرے — تجھ سے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں
مرحمت ہو نہ انہیں کس لیے عمر جاوید — جو قضاؤں کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں
سننا فریاد غریبوں کی جلانا مُردے — آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں
خلد دیدینا۔ فقیروں کو غنی کر دینا — آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں
اُن کی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں — تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں
بے زباں حاضر و وحشی بھی الم کی اپنے — تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں
انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے — سیکڑوں جس سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں
جا کے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ — اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں
ساتھ لے لو ہمیں اے قافلے والو للہ — ہند میں بے سر و سامان پھرا کرتے ہیں
ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دل میں ٹھنڈک — آپکے ذکر سے مردہ دل جِلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کرے جمیل رضوی
لوگ مداح نبی تجھ کو کہا کرتے ہیں

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعٰلمین
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعٰلمین

ایکہ نورت ماہ پرور رحمۃ للعٰلمین
بر دل تو مہر چاکر رحمۃ للعٰلمین

من رآنی قد رأ الحق ہست فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعٰلمین

از سموم رنج و غم در دوام من سوختم
شد دل من شعل اخگر رحمۃ للعٰلمین

قطرۂ ز آب کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعٰلمین

تیرہ و تار است شام ما غریباں صبح کن
آفتاب ذرہ پرور رحمۃ للعٰلمین

گر جمال احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوار حق در رحمۃ للعٰلمین

دوست گر رب جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعٰلمین

ہمچوں برآرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم ما وا یا خدا بر رحمۃ للعٰلمین

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما بادا فدا بر رحمۃ للعٰلمین

من جمیل مضطرم بر در گہِ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعٰلمین

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعٰلمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعٰلمین

لاتے ہی تشریف فرمایا کہ رب لی امتی
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعٰلمین

دست اقدس سینہ پر ہو روح جب نکلی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعٰلمین

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پُر نور منظر رحمۃ للعٰلمین

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو میرا سر رحمۃ للعٰلمین

قدر میں رب نے تمہارے تم کو دی ہیں بیشمار
میرا چمکا وہ مقدر رحمۃ للعٰلمین

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعٰلمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعٰلمین

کفر کی ظلمت چھٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعٰلمین

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کے واسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعٰلمین

دل میں آنکھوں میں جگہ ہے آپ ہی کے واسطے
آ سلیماں مور کے گھر رحمۃ للعٰلمین

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں حسرۃ خز
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعٰلمین

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعٰلمین

مظہرِ ذاتِ خدا محبوبِ ربِ دوسرا / بادشاہِ ہفت کشور رحمۃ للعلمیں
جس نے دیکھی تیری صورت حق اسے یاد آگیا / کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعلمیں
تو نے فرمایا ھو المعطی وانی قاسم / کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعلمیں
روز محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لیے / ڈھونڈتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعلمیں
ہمکو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر / بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعلمیں
ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد / ہر صفت میں سب سے بڑھکر رحمۃ للعلمیں
دور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی / جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعلمیں
ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں / ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعلمیں
میری طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر / بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعلمیں
دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو / دین و دنیا دینگے یکسر رحمۃ للعلمیں
جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجائیں لب پہ ہوں / ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعلمیں
تیرے تیری آل کے صدقے میں اے جانِ جہاں / ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعلمیں
تیرا جلوہ تھا شب اسریٰ کہ عرش و فرش میں / نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعلمیں
کیا زمین و آسماں کیا انبیا کیا اولیا / سب میں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعلمیں
بس خدا ان کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو / سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعلمیں
ذکر تیرا دلکشا اور نام تیرا جانفزا / فکر تیری روح پرور رحمۃ للعلمیں
سب فصیحانِ زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں / کون ہے تجھ سا سخنور رحمۃ للعلمیں
رمز محبوب و محب میں غیر کو دخل کیا / سرِّ حق ہے ذات مظہر رحمۃ للعلمیں
پنجتن ہیں فاطمہ خیر النسا شیر خدا / سبطِ اکبر سبطِ اصغر رحمۃ للعلمیں
سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے / ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعلمیں
بے پڑھے عالم نے ہر عالم پہ علم القا کیے / علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعلمیں
پنجۂ قدرت سنوارے جنکو وہ ہیں مشک اساس / تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعلمیں
تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپ کا / دیدۂ تر ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعلمیں
نیک بندوں پر تو رہتی ہے عنایت روز و شب / رو سیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعلمیں
سنتے ہی جاؤ تک استغفار ہی کرنے لگا / ہوں جرائم عفو یکسر رحمۃ للعلمیں

خادم درباں بنا تو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار در در رحمۃ للعٰلمین

تشنگی شربتِ دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ ساغر رحمۃ للعٰلمین

خوفِ محشر کیوں جمیلِ قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سر پر رحمۃ للعٰلمین

امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں
جمیلِ قادری شاید حبیبِ حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جس کی دم بھر میں
وہ جس کو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

انھیں ملجاتا ہے گویا وہ سایہ عرشِ اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اس کو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبارِ فرشِ طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہِ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں وہ مردوں کو جس دم لب ہلاتے ہیں

مرے مولیٰ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جس کو چاہتے ہیں شاہ دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انھیں تشریف لاکر حضرتِ رضواں مناتے ہیں

تصدق جانِ عالم اس کریمی و رحیمی کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی قادیانی کاندھوی دیوبندی سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہلِ سنت کو ستاتے ہیں

جمیلِ قادری کو دیکھ کر حوروں میں غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعتِ حبیبِ حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہِ طیبہ سے
کہ شش جہت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشنِ طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارۂ قسمت
بنے تمہارا اگر رہگزار آنکھوں میں

تمہارے عارضِ پُرنور دیکھنے کے لیے
ہے جانِ زار بہت بیقرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقتِ ذکرِ نبی
بھرے ہیں درِّ عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقتِ نزع تسلی جانِ مضطر ہو
ذرا تو لیجیے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد مری جنت کا اک مکاں بن جائے
میں لیکے آیا ہوں تصویرِ یار آنکھوں میں

جنھوں نے دیکھا تمہارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوۂ حق آشکار آنکھوں میں

میں لیکے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمینِ طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگا لی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آگئے بے اختیار آنکھوں میں

سبز مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ روتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمینِ طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے لی ہے جمیل نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمہیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا و بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ صدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بینوا اس کے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو ان سے پوچھے
تیرے در پر جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں انکے جلوے
ان کے دیدار کو دیدار خدا جانتے ہیں

اصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپکے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کی طرف دل ہے تمہاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے در در
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمہارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھ کے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی ان کے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تم کو دیا تم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جس کو تمہارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب۔ دشمن دیں محفل میلاد یہ ہے
اسکے عشاق ہی کچھ اسکا مزہ جانتے ہیں

بے بصر اُن کی وجاہت کو بھلا کیا جانے
اہلِ ایمان انھیں شانِ خدا جانتے ہیں

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ آیت پڑھ لو
تب یہ معلوم ہو تمکو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا اُنکو
ذرہ ذرہ کی خبر شاہِ ہدیٰ جانتے ہیں

آیۂ عَلَّمَكَ ہے مرے دعوے کی دلیل
اس کا منکر ہی کہے گا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالم ہیں مثالِ کفِ دست
انکے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

اولیا کے لیے فرماتے ہیں مولنا روم
لوحِ محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہیں علوم سرکار
از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں

علم سرکار ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم
اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اس کو جو شرک بتاتے ہیں وہابی مرتد
تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دولۃ المکیہ نے اُن پہ قیامت توڑی
اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدۂ نار سنا ان کو جمیلِ رضوی
ذاتِ رحمٰن سے جو ان کو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں
ہوا اک دم میں عود الشمس قدرت اسکو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا
وہ اک دم میں مٹا شمعِ ہدایت اسکو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرتِ یوسف جمالِ سیدِ عالم
تو فرمائیں قمرِ حق کی ملاحت اسکو کہتے ہیں

بنایا انکو مختارِ دو عالم اُن کے مولا نے
خلافت ایسی ہوتی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں

شبِ معراج یہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں
حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اسکو کہتے ہیں

کوئی چوتھے فلک پہ طور پہ کوئی مگر آقا
گئے عرشِ معلٰے پر وجاہت اسکو کہتے ہیں

لگایا سرمۂ مازاغ حق نے انکی آنکھوں میں
وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اسکو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رسل ختمِ نبوت اسکو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مہرِ نبوت حق تعالیٰ نے
انھیں آخر میں بھیجا خاتمیت اسکو کہتے ہیں

بھکاری بنکے اس در پر جو مانگوگے وہ پاوگے
کہ اربابِ نظر بابِ اجابت اسکو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اعانت اسکو کہتے ہیں

جو جائے شکم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں
وہ خود فاقے کریں دو دو قناعت اسکو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

طفیل سرورِ عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہو کر جنت اسکو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھو کہ ہے عرش سکتے میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اسکو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیرِ اُمت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہِ رسالت اسکو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جب وقت آئے گی
اٹھیگا شور محشر میں کہ رحمت اسکو کہتے ہیں

رفیقِ مصطفےٰ صدیق اکبر غار تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اسکو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہ الٰہی میں
شہیدوں کے ہوئے سرور شہادت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
تجمل قادری سب اہلسنت اسکو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں کریم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی انکی کرتے
تمام اوصاف میں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مرض ہمارا طبیب کیونکر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ انپہ روشن ہے سب کی حالت
رسولِ اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انھیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انھیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انھیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انھیں کے قصرِ نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار ہو نبی صفت ہے یٰسیں ثنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام انکا عرب کے دُرِّ یتیم بھی تھے

ہر ایک گل میں ہے رنگ انکا زبانِ بلبل پہ ان کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور انکا وہ سب کے دلمیں مقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

میں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں ان کا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں
انھیں کے سر پر ہے تاجِ رفعت انھیں کے باعث ہے ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرشِ حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں
عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمھارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں
جمیلِ رضوی قادری کو غمِ عذابِ الیم کیوں ہو
مددنے والے ہیں اُس کے سرور مدد پہ غوثِ عظیم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں
ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
زیارت کے لیے بنکر ملک زوار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں
غلامانِ شہِ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سرِ دربار آتے ہیں
وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکارِ طیبہ سے
معاصی کے عوض لیکے یاں طومار آتے ہیں
طفیلو ہے میزبانی جوش پر سرکارِ طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں
نگاہِ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہِ کون و مکاں بزم میں سو بار آتے ہیں
منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزمِ قدسی کو
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے کفار آتے ہیں
مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہلِ سخن دیندار آتے ہیں
قیامِ محفلِ مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
مگر مومن پہنکر یاں ادب کے ہار آتے ہیں
یہ ان کے سبز گنبد پر بخطِ نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں
اٹھے گا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شاہ کھوٹے کے خریدار آتے ہیں
خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبارِ عصیاں کے
خریدارِ گنہ اب بر سرِ بازار آتے ہیں
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
مدد کرنیکو ان کی سید ابرار آتے ہیں
شبِ تاریکِ مرقد سے نہ گھبرائے دلِ مضطر
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ گنہگاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر رگڑتے ہیں سلاطین زمانہ آ کر
دبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

ان کا بندہ جو بنا ہو گیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

ان کا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیرو نجدی لعین
کل کو کھل جائیگا اٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر مہر قیامت مجھے آنکھیں نہ دکھا
اس کو دیکھا ہے میں ہوں جس کے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھ تو نگہ ایماں سے
شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں

خوبی بخت سے ہو جائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپکے زواروں میں

آپکے صدقے میں ملے روح جانانِ چمن
خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف
جمع ہیں اے شہ لولاک ترے یاروں میں

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتائے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دے دو
اے کریم عربی میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہِ غم کا وہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
رحمتِ شاہِ عرب جب ہے گنہگاروں میں

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رخ و زلفِ نبی کو دیکھ کر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں

نبی کی خاکِ پا اکسیرِ اعظم سے بھی بڑھ کر ہے
میں کیوں لے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں

فصیحانِ عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رسول اللہ کی تقریر پر تنویر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایکدم میں کر لیا بندہ
رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک انس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائبِ مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اسقدر یارب رخِ مولیٰ کا نظارہ
رہوں آنکھیں بری والشمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ تو نے ایسا دامِ مکر پھیلایا
کہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں

وہ شیخ احمد رضا خاں جسنے راہِ راست دکھلائی
جمیل قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

عالم میں کیا ہے جس کی کہ تجھ کو خبر نہیں — ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں
ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں — کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں
نجدی شقی خبیث لعین کا یہ قول ہے — مخلوق کی تو کیا انہیں اپنی خبر نہیں
قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی — مرتد کے دل میں حبِ نبی کا اثر نہیں
دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو — جو خاکپائے حضرت خیر البشر نہیں
انزار کا ورود ہے بزم رسول میں — منکر ہے بے بصر اسے آتا نظر نہیں
یہ علم غیب ہے کہ رسولِ کریم نے — خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہیں
کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش — تجھ سا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں
معراج میں خدا نے بلایا انہیں جہاں — واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں
تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں — ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں
منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں در بدر پھریں — کیا ہم کو بھیک کے لیے مولیٰ کا در نہیں
بیشک رہِ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے — سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں
اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں — محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

سن کر جمیل قادری تیرا کلام نعت
بھولیں گے تجھ کو طالب حق عمر بھر نہیں

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو — یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو
سیکڑوں کے دل منور کر دیئے — اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی — جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو
کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی — جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو
رنج و غم درد و الم کی میرے گرد — بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو
چھیڑتے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر — گور میں تشریف لا کر دیکھ لو
میری آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر — چلمنِ مژگاں اٹھا کر دیکھ لو
یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں — بینواؤ آزما کر دیکھ لو
چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے — نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو
سیر جنت دیکھنا چاہو اگر — روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب — ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو
طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم — آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو
اُن کی رفعت کا پتا ملتا نہیں — مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیل قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو — ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو
ان کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے — چاہو جب دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں ہی پر نہیں — بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو
اس قدر رکھو تصور ہر گھڑی — اُن کی صورت دل کے اندر دیکھ لو
رویتِ حق کی تمنا ہے اگر — شاہ کا روئے منور دیکھ لو
چودھویں کا چاند بھی شرمائے گا — خاکِ طیبہ منہ پہ مل کر دیکھ لو
خلد آئے گی منانے کے لیے — آستاں پر اُن کے مر کر دیکھ لو
چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں — آستاں پر اُن کے مٹ کر دیکھ لو
یوں منادی حشر میں دے گا ندا — کشتیِ امت کا لنگر دیکھ لو
پیاس سے باہر زبانیں آ گئیں — بحرِ حق یا شاہ کوثر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں سب ملک ہیں — ایسے ہوتے ہیں تونگر دیکھ لو
عرضِ حاجت کی ضرورت ہی نہیں — حال سب روشن ہے تم پہ دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیل قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

باغ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں ہیں رخ سے تمہارے پر انوار رسول اللہ

تم ہو حشر کے راج دلارے ڈالی عرش کے تارے
پیا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ

مولیٰ تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر کی ہیں آہیں
امت پہ ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمھاری چاروں طرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غم خوار رسول اللہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو و لعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ

چاہو بگاڑو یا کہ سنبھالو چاہو ڈبا دو یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک و حاکم ہم لاچار رسول اللہ

سوئی چشم و قلب میں آ جا للہ بخت سیہ چمکا جا
اُجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ

کرکے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامی کار رسول اللہ

راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پہ عصیاں پاؤں گھائل
ہائے چلیں ہم لیکر کیونکر یہ انبار رسول اللہ

کھول دو گیسو برسے رحمت دُھلکر عصیاں پاک ہو امت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ

ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کرسکے کوئی کب انکار رسول اللہ

چاہو جسے فردوس میں جا دو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ

خود ہی خدا نے تم کو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمھارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ

آج جمیل قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کرے
دور کریں گے بیشک تیرے سب افکار رسول اللہ

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یا رسول اللہ
نہ ہوتے اور نہ ہوں گے قیامت تک غلاموں کو
فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں

تمہیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ
نہ کیوں ہوں اہلسنت تجھ پہ قرباں یا رسول اللہ
کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یا رسول اللہ

لواء الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر روز لگتا تیرا ثنا خواں یارسول اللہ

ترے حسن و ملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یارسول اللہ

مکان و لامکاں حور و ملائک عرش و فلک کرسی
تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یارسول اللہ

تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یارسول اللہ

سلاطین زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاک پا ہے تاج شاہاں یارسول اللہ

کروروں مفلسوں کے بے طلب ہی اشارے میں
بھرے عالم کے لئے جیب و داماں یارسول اللہ

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یارسول اللہ

میں اک ادنیٰ بھکاری آپ سلطان زمانہ ہیں
سلیماں آپ ہیں مور سلیماں یارسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کیے کون و مکاں ظاہر
تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یارسول اللہ

لیا تھا روز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یارسول اللہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یارسول اللہ

ترا ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے ترے ہوں عبد رحمٰں یارسول اللہ

خدا کے بعد افضل جانتا تم کو دو عالم ہے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یارسول اللہ

ترے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بن جاؤں
تری چوکھٹ کے دربانوں کا درباں یارسول اللہ

صدائے صور سن کر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یارسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یارسول اللہ

جمیلِ قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یارسول اللہ

ترے دربار کے جبریل درباں یارسول اللہ
تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یارسول اللہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے لیکن
تمہارا مصحفِ رخ ہے کہ قرآں یارسول اللہ

تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دو عالم کو درخشاں یارسول اللہ

دُرِ دندانِ اقدس کی جھلک کا ایک پرتو ہے
جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یارسول اللہ

مصیبت دور ہو جائے مشکلیں آسان ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یارسول اللہ

ترا اک قطرۂ دریائے رحمت سرخرو کر دے
گناہوں نے کیا بے حد پشیماں یارسول اللہ

شہیدِ کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یارسول اللہ

اثر کیوں کر کرے گی آفتابِ حشر کی گرمی
مرے سر پہ تو ہوگا تیرا داماں یا رسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے اب کو
مجھے ہو عید گو محشر کا میداں یا رسول اللہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافعِ محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یا رسول اللہ

براتی ساتھ ہوں دولہا کے جب میدانِ محشر میں
تو اسمیں میں ہوں تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی فرمائیے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکاں یا رسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لیجاؤں نہ ارماں یا رسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطفِ فراواں یا رسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نام نامی
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یا رسول اللہ

جمیل قادری دربارِ حق میں پیش ہو جس دم
تو کہہ دینا یہ ہے میرا ثنا خواں یا رسول اللہ

کیونکر نہ ہو کعبے سے سوا شانِ مدینہ
وہ جبکہ ہوا مسکنِ سلطانِ مدینہ

کعبے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے کعبہ بھی ہے قربانِ مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سرِ تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوانِ مدینہ

آتے ہیں سرِ عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہانِ جہاں پیش گدایانِ مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں جس نے گلستانِ مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچہ میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی اے جانِ مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب
لیجاؤں نہ دنیا سے میں ارمانِ مدینہ

سمجھوں گا ہوئی عید مبارک مجھے جس دم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربانِ مدینہ

اتراتی ہے کیوں بادِ صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستانِ مدینہ

سر دے کے غلامانِ نبی راہِ خدا میں
آرام سے سوئے تہِ دامانِ مدینہ

شاہانِ جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطانِ مدینہ

کیا وصف کروں خوبیٔ اخلاق کا جس کے
بے مثل ہے دنیا میں ہر انسانِ مدینہ

سرسبز کسی کی بھی نہ ہو کشتِ تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسانِ مدینہ

مخلوقِ خداوند ہے سب زیرِ حکومت
ہے حاکمِ کونین سلیمانِ مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوّار نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسانِ مدینہ

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے تو انھیں
اللہ کے مہمان ہیں مہمانِ مدینہ

ہو جائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربانِ مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابانِ مدینہ

نکل آئیں گے سب مہرِ قیامت کی تپش سے
بے خوف مگر ہونگے گدایانِ مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئے گی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبانِ مدینہ

ہے عرض جمیل رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابانِ مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیل رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبلِ بستانِ مدینہ

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلائے مدینہ
ہے مخزنِ اسرار سراپائے مدینہ

ایسے مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں سندھ میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دلسے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریباں
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اسکی طرفکو
ہے عرش الٰہی بھی تو جویائے مدینہ

سرِ عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے ہیں مکانہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں چھانتے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرشِ مصلائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطانِ دو عالم کے مرے دلمیں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سخنہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردود شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوا کے مدینے میں جمیل رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

کیا سمجھوں میں بھلا رسول اللہ — آپ کا مرتبہ رسول اللہ
کوئی دکھلا تو دے زمانے میں — آپ سا باعطا رسول اللہ
مکمل تفسیر ہے رَفَعنَا کی — آپ کا تذکرہ رسول اللہ
سارا عالم بنا تمہارے سبب — تم ہو سب کی بنا رسول اللہ
تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا — تم سے ہے دوسرا رسول اللہ
نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی — آپ سا دوسرا رسول اللہ
سب نے تجھ سے سنا کلامِ خدا — تو نے رب سے سنا رسول اللہ
وصل حق کے لیے ملا واللہ — خوب یہ سلسلہ رسول اللہ
میں رضا کا رضا تمہارے میں — یوں ہوا آپ کا رسول اللہ
میں رضا پر خدا رضا تم پر — تم حبیبِ خدا رسول اللہ
تم کو پایا خدا لئے بر تر سے — تم سے پایا خدا رسول اللہ
ماسوے اللہ حق تعالیٰ نے — سب تمہیں دیدیا رسول اللہ
سنگِ در حکم کے خلاف کرے — پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ
سب سلاطینِ دہر دیتے ہیں — تیرے در پر صدا رسول اللہ
بادشاہانِ دہر پہ بیٹھا — آپ کا دبدبہ رسول اللہ
دیا بندوں کو تو نے بخشش کا — مژدۂ جاں فزا رسول اللہ
مظہرِ ذاتِ حق تمہاری ذات — حق کے تم آئینہ رسول اللہ
گو ہو ظاہر میں تم بشکلِ بشر — پر ہو نورِ خدا رسول اللہ
تم مرے بادشاہ بندہ نواز — میں تمہارا گدا رسول اللہ
سارا عالم تمہارا پرتو ہے — تم ہو ظلِ خدا رسول اللہ
سب ہدایت کے آپ کے محتاج — آپ ہیں رہنما رسول اللہ
قدرتِ رب کا آئینہ ٹھہرا — تیرا ہر معجزہ رسول اللہ
انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور — آپ کا واسطہ رسول اللہ
حشر تک تم سے فیض پائیں گے — انبیا اولیا رسول اللہ
ہم غلاموں پہ ہے تمہارا فضل — تم پہ فضلِ خدا رسول اللہ

ہو البشر کیا کہ سارے عالم کے
تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ

سب تمہارے حضور فریادی
تم حضورِ خدا رسول اللہ

ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لیے
تیری جانب اٹھا رسول اللہ

پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار
آپ ہی سے ضیا رسول اللہ

جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں
ہاں ترا نقش پا رسول اللہ

تیرے در پر مروں تو آجائے
زندگی کا مزہ رسول اللہ

خاک ہے تیرے آستانے کی
ہر مرض کی دوا رسول اللہ

ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ
آپ کی خاک پا رسول اللہ

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ

حق کی توحید کا دو عالم میں
تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ

دین اسلام کلمۂ توحید
سب کو تم سے ملا رسول اللہ

تم سے اسلام کی ملی دولت
تم سے ایماں ملا رسول اللہ

کہوں ایمان سے خدا کی قسم
تم ہو ایماں مرا رسول اللہ

تم نے بانٹا دیا جو رب کا
سب تمہیں سے ملا رسول اللہ

کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو
اختیار آپ کا رسول اللہ

تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار
تم پہ پیار خدا رسول اللہ

تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر
حاجت عرض کیا رسول اللہ

تم ہو واقف تمام غیبوں سے
تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ

ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں
رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ

کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے
حال سب کچھ مرا رسول اللہ

ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو
تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ

ہے تو ہی قاسم حیات و ممات
دل مردہ جلا رسول اللہ

نور روئے قلب و چشم روشن کر
میرے بدر الدجیٰ رسول اللہ

چشم رحمت کے اک اشارے سے
آنکھ والا بنا رسول اللہ

جب ادھر اٹھے نگاہ آئے نظر
تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

ذات اقدس میں اپنی کر کے فنا — مرحمت ہو بقا رسول اللہ
تو ہی تو میرے قلب میں بس جائے — ایسی دیجئے فنا رسول اللہ
میرے قلب و دماغ میں ہو لی — اپنی خوشبو بسا رسول اللہ
ہم پہ برسا دو فضل کی بارش — تم ہو ابر سخا رسول اللہ
کھول گیسو کہ تیری امت پر — برسے نوری گھٹا رسول اللہ
اپنی رحمت سے بھیجے للہ! — سیفیوں کا بھلا رسول اللہ
رہنمائی کرو کہ مل جائے — آپ کا راستہ رسول اللہ
پیش رب جس سے ہوں نہ شرمندہ — ایسی دیدو حیا رسول اللہ
بھر دو کشکول میرا رحمت سے — تم ہو بحر عطا رسول اللہ
المدد! المدد پریشاں ہم — فضل برحال ما رسول اللہ
بھر دو جھولی کہ در سے ہے کھڑا — آپ کا بے نوا رسول اللہ
تم کو قاسم کیا ہے رازق نے — تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو — سارے عالم کو یا رسول اللہ
تم ہو مختار جس کو چاہو دو — نائب کبریا رسول اللہ
تم سوا کون ہے دو عالم میں — میرا حاجت روا رسول اللہ
بطفیل حسین کر دو رہا! — ہوں اسیر بلا رسول اللہ
کون بخشے گا بروز جزا — ہم کو تیرے سوا رسول اللہ
ہے دعا تیرے نام نامی پہ — ہو مرا خاتمہ رسول اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے — تیرے بندے کا یا رسول اللہ
بہر تسکین ہاتھ رکھ دیجئے — میرے دل پر ذرا رسول اللہ
نزع میں اور گور میں مجھ کو — پیاری صورت دکھا رسول اللہ
پیش منکر نکیر مجھ کو جواب — کردو تلقین یا رسول اللہ
پار بیڑا مرا لگا دیجئے — آپ ہیں ناخدا رسول اللہ
وہ ہے منکر خدائے برحق کا — جو ہے منکر ترا رسول اللہ
وہ جہنم کا بن گیا کندہ — تجھ سے جو پھر گیا رسول اللہ

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے — اُس پہ قہر خدا رسول اللہ
جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست — اُس پہ بجلی گرا رسول اللہ
جو گنگوہی کی کرے تعریف — اس کو اندھا اٹھا رسول اللہ
نعت نوی کو جو پیشوا جانے — اس کو نیچا دکھا رسول اللہ
ت دیالی کو جو کہے مومن — بھیج اُس پر بلا رسول اللہ
پیر نیچر کو سمجھے جو مسلم — خوک اس کو بنا رسول اللہ
ان خبیثوں کو جو کہے کافر — اُس پہ فضل خدا رسول اللہ
ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت — اُس پہ رحم خدا رسول اللہ
کاندھویہ وہابیہ کے عدو — چین پائیں سدا رسول اللہ
میرے احباب اہلسنت سے — دور کر ہر بلا رسول اللہ

دعا بر اختتام مجلس

کرو مقبول یا رسول اللہ — یہ مری التجا رسول اللہ
بانی مجلس مبارک کو — دیجیے بہتر صلہ رسول اللہ
جتنے سنی شریک مجلس ہیں — سب پہ کر دو عطا رسول اللہ
آپ کے آستاں کے بندے ہیں — بخش دو ہر خطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد — جب پکاریں کہ یا رسول اللہ
اُس کی فوراً مراد بر آئی — جس نے دل سے کہا رسول اللہ
قبر میں حشر و نشر و میزاں پر — ہر الم سے بچا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا — اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں — تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد جناب رضا — اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے — حشر تک دائما رسول اللہ
حامد و مصطفےٰ رضا کے پھول — مہکیں تا حشر یا رسول اللہ
اُن کی اولاد کو قیامت تک — رہے گلشن ہرا رسول اللہ

اُن کے اعدا پہ رکھ انھیں غالب — اور عزت بڑھا رسول اللہ
اُن کے اعدا پہ قہر کی بارش — تا ابد دائما رسول اللہ
شاد و آباد اُن کے دوست رہیں — پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ
نیچری کا نہ دعوی وہابی ہے — سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضانِ اہلسنت کو — دیدو کامل شفا رسول اللہ
اہلسنت کے ناتوانوں کو — کر دو طاقت عطا رسول اللہ
ہر جگہ میرے والدین پہ ہو — رحم و فضل آپکا رسول اللہ
میرے اہل و عیال پر رحمت — آپ کی دائما رسول اللہ
کریں احمد حمید اور حماد — حمد تیری سدا رسول اللہ
عمر و علم و عمل دوامِ عیش — انکو کیجیے عطا رسول اللہ
رنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی — تیری رحمت سے یا رسول اللہ
میرے احباب پر بھی فضل رہے — ہر گھڑی آپ کا رسول اللہ
غوثِ اعظم کا واسطہ ہو قبول — میری ہر التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیل رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

بیاں ہو کس سے کمالِ محمد عربی — ہے بے مثال جمالِ محمد عربی
درود کیوں نہیں پڑھتے خموش کیسے ہو — بیان ہوتا ہے حالِ محمد عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف — خدا سے پوچھیے حالِ محمد عربی
یہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہوں — کروں فدائے جمالِ محمد عربی
نہ رفت لا بزبانِ مبارکش ہرگز — عجب ہے جود و نوالِ محمد عربی
زمانہ چلتا ہے اس آستانِ عالی سے — عجب ہے جود و نوالِ محمد عربی
نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہانِ جہاں — بڑا ہے رعب و جلالِ محمد عربی
زیارتِ نبوی دیدِ حق تعالیٰ ہے — وصالِ حق ہے وصالِ محمد عربی
الٰہی امتِ عاصی مری بھی دے ڈال — یہی ہے رب سے سوالِ محمد عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر — ملا نہ کوئی مثالِ محمد عربی

بجائے سرمہ لگاؤں اسے میں آنکھوں میں
ملے جو خاکِ نعالِ محمد عربی

میں لے کے کیا کروں حور و قصور و رضواں
کھُبے نظر میں جمالِ محمد عربی

فرشتو قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال
میں ہوں غلام بلالِ محمد عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد میں کبھی
میں ہوں غلام بلالِ محمد عربی

گیا وہ خار و خس خاک سے وہ بدتر ہے
نہیں ہے جس کو خیالِ محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت و آلِ محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی
خدا کرتا ہے خود قرآں میں مدحت محمد کی

پسند حق ہوئی صلِ علیٰ صورت محمد کی
نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی

ہے مژدہ مومنوں کو من رآنی فقد رأی الحق
خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی

بشر جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں
خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی

خدا سے اپنی امت کیلیے پوچھا جو موسیٰ نے
تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی

ہوئے بت سرنگوں آتشکدہ میں زلزلہ آیا
دلوں پر چھا گئی کفار کے ہیبت محمد کی

الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے
ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی

بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی
مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی

یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالم سے ہے یہ عادت محمد کی

چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے
مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی

محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے
خدا کو اس لیے محبوب ہے امت محمد کی

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو
کہ دیکھیں اولین و آخریں عزت محمد کی

دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جس دم
غلامانِ نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی

گنہگارو کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ
تمہاری جستجو میں پھر رہی ہے رحمت محمد کی

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی

بنائے جائیں گے مہماں غلامانِ رسول اللہ
ٹھہرنے کو ملے گی حشر میں جنت محمد کی

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اس طرح دم نکلے
زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

دعا ہے یہ جمیل قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھئے جمیل قادری رضوی
کرے جو کر حضار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہے دونوں جہاں میں یا خدا قربت محمد کی

زہے قسمت اشارہ پا کے اٹھی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لے چلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگار و نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈھتی رحمت محمد کی

اَغِثْنِی یا رسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رضا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جانِ جہاں شکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں ایسے اوروں کو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا ان کا خدا جانے
جو ہے درگاہ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولین و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضور حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانہ میں ہے اظہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمان هُوَ الْمُعْطِی اَنَا قَاسِم
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیر و بینوا مانگو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑک کر پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیونکر نہ ہو جانِ جہاں اس سبز گنبد کے
کہ اس میں ہے چھپی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے وحشی چلا جا کے
ہزاروں آ رہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آ ہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر سنت محمد کی

ابو جہلی کہے بدعت و لیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کی بڑھتی ہے الفت محمد کی

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں / ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیامِ ذکرِ مولد میں کھڑے ہوتے ہیں منکر بھی / یہ ہے اس ذکر کی رفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیلِ قادری رضوی تجھے کیوں خوفِ محشر ہو / کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے / ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا / انگشتِ مصطفیٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں در بدر فقیر تمہارا کرے سوال / جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے / اے سائلو چلو تو دعا لے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہِ مدینہ قبول ہو / تربت بنی ہو آپ کے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روزِ حشر / محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزنِ عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو / سرکار ہوں گے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو / ایمان لے چلا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطینِ روزگار / موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دعائیں ہوں درود / پھیلے ہوں ہاتھ آپ کے قبے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری / کعبے میں میں ہوں منہ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاکِ مدینہ پہ میں مروں / موجود تم بھی ہو مرے مرنے کے سامنے

توقیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر / کعبہ کا منہ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہلِ نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا / کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیلِ قادری رضوی کو ہو نصیب / پڑھتا ہو نعت آپ کے روضے کے سامنے

شہنشاہِ زمانہ باہزاراں کر و فر آئے / کیا عالم یہ قبضہ ملک میں تب خشک و تر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے / فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس گھر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصرِ جنت ہی نظر آئے / جو میری قبر میں ماہِ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمرِ ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو / وہ جانِ خضر و عیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یاوری پہ میری قسمت ہو / جو ان کی رہگذر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

فرشتے سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہہ دونگا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے

لحد میں دیکھ کر تم کو یہ کہہ دوں گا فرشتوں سے
میں جنکا نام لیوا ہوں یہ وہ جانِ قمر آئے

منور دل کلیجہ شاد آبادی میسر ہو
جو آنکی رہگذر میں میری آنکھوں کا ٹھنڈر آئے

حیات باطنی حاصل ہو میری روح مضطر کو
اگر خواب عدم میں آپ کا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت انکی حاصل ہو
الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دور سے جبدم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے اُن کے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں لے لے ادھر آئے

سگانِ در تمھارے گر بنالیں مجھ کو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمھارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے

جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا
قیامت میں لیے جو وقت ہم داغ جگر آئے

تمھارے در کے ذروں کی ضیا ہو جنکی آنکھوں میں
بھلا اُس کی نظر میں کیا کوئی رشک قمر آئے

تمھارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمہیں نور نظر آئے تمہیں نور بصر آئے

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نیابت کے لیے محبوب حق خیر البشر آئے

تمھارے نام سے روشن ہیں اِکّے بزم وحدت کے
تمھارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے

پڑھا خطبہ انھیں کے نام کا حور و ملائک نے
جو وہ محبوب خالق بنکے دولھا عرش پر آئے

مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو کٹے عمر بھر آئے

وہابی قادیانی نیچری سب رہگئے تکتے
غلامانِ شہ دیں پل سے اک پل میں گذر آئے

جمیل قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حال دل بیاں کروں سرور کے سامنے

جالی پکڑکے عرض کروں حال دل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے

ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستان کو چھوڑ
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھ کو بلا تو لیں
لوٹوں گا خاکِ پاک میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیاتِ ابد ملے
خاکِ مدینہ سر پہ ہو سرور کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمت کونین بانٹنا
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا میں شاہِ دو عالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع

خوشبوئے مشک زلفِ معنبر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار و باغ و گل کی نہ خواہش ہے مجھے
اے عندلیب میرے گلِ تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھ کو ملائکہ
اچھا چلو تو شافعِ محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر
میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقیِ کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ انکے پاس
یہ ہیں شفیع داورِ محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضلِ نبی سے تو اے شقی
جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے
اذانوں کی صدائیں آ رہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یادِ نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے
کہ دھل جائیں گناہ لاتعد میرے دفتر سے

خدا نے نورِ مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مخلوق ہیں اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس میں حق کا خاص جلوہ آشکارہ ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ماہ و اختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے من رآنی فقد رأ الحق
تجلی میں ہیں مہر و مہ بھی آگے اوجِ منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد انکے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مہرِ انور سے

جہاں میں آ کے ایسا خنجرِ توحید چمکایا
کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک پتھر سے

مٹی تاریکی کفر و ضلالت روشنی پھیلی
ابوبکر و عمر عثمان علی شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انھیں کونین کا مالک
فقیر و بادشاہ ہر شخص ہے محتاج اس در سے

کرم سے انکے لاکھوں بن گئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے اک ہی نگاہِ بندہ پرور سے

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں نبی
اگر میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مدینہ کیا ہے ذرا سیں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرا دے یا خدا ایسا
نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے

الٰہی راہ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے
اگر گر جائے ٹوپی ہو بھی کہیں گٹھڑی گرے سر سے

چھپا لیں گے یہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامانِ نبی خورشید محشر سے

شہ کوثر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حسین پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے

اتارا جب نبی کو قبر اقدس میں تو آئی تھی
صدائے امتی یا امتی لبہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے
چلے آؤ جب پکارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیلِ قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند مل جائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے
تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے

نزولِ رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرورِ عالی مقام ہو جائے

الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے
اسی کا ذکر بھی دلمیں قیام ہو جائے

خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال
ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے

تمہارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے
فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے

نہ کیوں ہو مجھ کو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگانِ طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے

نظر سے دور ہو اک پل اگر جمال حضور
مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے

یہ کہہ رہا ہے فلق ضحیٰ کہ غیر ممکن ہے
خلاف مرضی محبوب کام ہو جائے

ادب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہِ تمام ہو جائے

شکار مجھ کو نہ کر نفس ہوں غلام حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیلِ قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرت خیر الانام ہو جائے

عمل سب سے بڑا اطاعت حبیب کبریا کی ہے
ہے ایماں نام جسکا وہ محبت مصطفےٰ کی ہے

تمہارے دشمنوں پر تا ابد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفےٰ ہے اس پہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھ پر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سے شہرت چار یار با صفا کی ہے

کہیں مزمل و مدثر و طٰہٰ کہیں یٰسیں
ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے

نبی ہے شانِ جلالت جب گئے ﷺ معراج کو مولیٰ
تو اقصیٰ میں رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی ہے

نہ پھیرا ہے کبھی خالی مرادیں دی ہیں مانگی
تمھارے آستاں پر جب گدا نے التجا کی ہے

اسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اسکو
توسّل سے تمھارے جب کسی نے جو دعا کی ہے

محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے
نمازِ عصر آرامِ محمد پر فدا کی ہے

اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے
ابوجہل آپ کا تابع نہ ہو قدرت خدا کی ہے

سفینہ میرا چکراتا ہے گرداب معاصی میں
اغثنی یارسول اللہ گھٹا سر پر بلا کی ہے

وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائب مطلق
تو پھر کیوں فکر ہمکو عاصیو روز جزا کی ہے

گنہگار و سیہ کار و خطاوار و دگر اد
سواری تمنے والی شافع روز جزا کی ہے

جمیل قادری نالاں نہ ہو کیوں اپنی قسمت پر
نوازش اس پہ ہر دم حضرت احمد رضا کی ہے

مچی ہے دھوم تمہید و ثنا کی
صدائیں آ رہی ہیں صل علیٰ کی

محبت جس کو ہے خیر الوریٰ کی
عنایت اسپہ ہے ہر دم خدا کی

جنھوں نے خلق کی حاجت روا کی
انھیں سے ہم نے اپنی التجا کی

مدد کرنا مری اے ناصر خلق
کہ میرے نفس کافر نے دغا کی

مدد کی ہر مصیبت سے بچایا
دوہائی جب بھی کی شاہ ہدیٰ کی

میں ہوں جنکا وہی ہیں میرے شافع
تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی

گنہگارو مبارکباد تم کو
وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی

خدا فرمائے جب قرآں میں لیل
ثنا پھر کیا ہو ذات بے بہا کی

ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں
ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی

تمامی انبیا آئے مصلّیٰ
خبر دل سے تھی اس مبتدا کی

شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے
رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی

دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے
بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو
یہ شانِ حلم ہے کانِ سخا کی

اسی در کے ہیں ہم منگتا بھکاری
جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

سمیع ناصر جن کے ہیں القاب — وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی

زمیں سب ارض و سما و عرش روشن — چمک ہے جلوہ ہائے جاں فزا کی

کہا جاؤک نے آؤ یہاں پر — معافی ملتی ہے ہر ایک خطا کی

تصوف چاہیے گر تجھ کو صوفی — اطاعت کر امام الاصفیا کی

عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا — یہاں حاجت اگر کی ہے لا کی

ازل کے روز سے کون و مکاں میں — انھیں کے نام کی نوبت بجا کی

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ — یہ تھی تعظیم نور مصطفےٰ کی

ہوا مردود لعنت کا پڑا طوق — عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی

کرم ان کا عنایت ہے یہ اُن کی — خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی

مجھے بندہ کیا شاہ ہدیٰ کا — بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی

ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر — صدائیں آئیں گی اِلٰی لہا کی

بدولت نقش پائے مصطفےٰ کے — بڑھی عزت حریم کبریا کی

تمھارا آستانہ مل گیا جب — مجھے خواہش ہو کیوں دارالشفا کی

ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں — عنایت تم نے مجھ پر دائما کی

خدا نے کر لیا محبوب اپنا — خوشا قسمت محب مصطفےٰ کی

مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے — کرم حق کا شفاعت مصطفےٰ کی

تمھارا روئے انور دیکھتے ہی — نظر آنے لگی قدرت خدا کی

یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے — کہ تیری امت عاصی رہا کی

کیے افلاک کو دو گام میں طے — یہ تیزی ہے براق برق پا کی

سلاطین زمانہ نے بصد عجز — تمھارے در پہ عرض مدعا کی

وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر — تمھارا نام لے کر جو دعا کی

ابھی جی اٹھیں مردے کلمہ پڑھتے — ہوا پہنچے جو دامانِ قبا کی

اٹھا کر لے گئیں حوریں جناں میں — قدم پر اُن کے جس نے جاں فدا کی

اندھیری رات ہے وقت مدد ہے — گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی

لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا — خدارا لو خبر اس بے نوا کی

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری ۔ دوہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیل قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل میں غلامانِ رسول عربی ۔ آج ہے جوش پہ فیضانِ رسول عربی
جھومتے پھرتے ہیں مستانِ رسول عربی ۔ ہے مہک پر چمنستانِ رسول عربی
کیسے عشاق تھے یارانِ رسول عربی ۔ اپنے سر کر دیئے قربانِ رسول عربی
ایسی وسعت سے بچھا خوانِ رسول عربی ۔ سارا عالم ہوا مہمانِ رسول عربی
کعبہ ارض و سما شمس و قمر حور و ملک ۔ ہیں سبھی تابع فرمانِ رسول عربی
حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت ۔ جس نے دیکھا ہے بیابانِ رسول عربی
اپنی قسمت پہ نہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار ۔ دیکھوں جب گنبد ایوانِ رسول عربی
اس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظارہ ۔ جسنے دیکھا رخِ تابانِ رسول عربی
اسکی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پر موقوف ۔ ذرہ ذرہ ہے ثنا خوانِ رسول عربی
کسکو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ ۔ جو نہیں بندۂ احسانِ رسول عربی
رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے ۔ حکم رحمٰن ہے فرمانِ رسول عربی
قبر و محشر کا انہیں غم ہی نہیں کچھ اصلا ۔ جنکے ہاتھوں میں ہے دامانِ رسول عربی
ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا ۔ صاف فرماتا ہے قرآنِ رسول عربی
تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے ۔ اے ضیائے دُرِ دندانِ رسول عربی
دین و دنیا کی میسر ہوئی انکو شاہی ۔ جو ہوئے دل سے گدایانِ رسول عربی
چھوڑ کر سلطنتیں بن گئے خاک نشیں ۔ آفریں باد فقیرانِ رسول عربی
رو برو مثل کفِ دست ہیں دونوں عالم ۔ کیسی پُرنور ہیں چشمانِ رسول عربی
بادۂ حب نبی خوب جمائی رنگت ۔ ہو گئے مست غلامانِ رسول عربی
چشم دل گوہر دنداں کو منور کر دے ۔ میں فدا شمع شبستانِ رسول عربی
قبر میں جبکہ نکیرین کریں مجھ سے سوال ۔ میں کہوں بندۂ دربانِ رسول عربی
داخل خلد کیسے جائیں گے اہل عصیاں ۔ جوش پر آئیگی جب شانِ رسول عربی
فاتح بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا ۔ جائیں جنت میں گدایانِ رسول عربی

یا الٰہی یہ دعا ہے کہ بروزِ محشر
سر پہ ہو سایۂ دامانِ رسولِ عربی

نے جمیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

یہ رضا کا ہے تصدق کہ جمیل رضوی
ہوا مشہور ثنا خوانِ رسولِ عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیل رضوی
کہ ہیں مشتاق محبانِ رسولِ عربی

عزتِ عرش و فلک پائے رسولِ عربی
عرشِ رحمٰن بنا جائے رسولِ عربی

سر میں یا رب ہے سودائے رسولِ عربی
اور آنکھوں میں تجلائے رسولِ عربی

جنکے دل میں ہے تولائے رسولِ عربی
کیوں نہ جائے انھیں گھر آ رسولِ عربی

داغِ عشق شہِ دیں روز ترقی پہ ہے
میری آنکھیں رہیں جویائے رسولِ عربی

اس قدِ پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسولِ عربی

تشنہ کامو تمہیں مژدہ کہ بروزِ محشر
جوش پر آ گیا دریائے رسولِ عربی

عید ہو مجھ کو کہ دیکھوں کبھی دیدارِ خدا
اور کبھی صورتِ زیبائے رسولِ عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہرِ قیامت ہمکو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسولِ عربی

اب برستی ہے شفاعت کی بھرن امت پر
بخشوانے کے لیے آئے رسولِ عربی

اُمتی وردِ زباں تاجِ کرامت بر سر
یوں شفاعت کے لیے آئے رسولِ عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسولِ عربی

حکم ہوگا کہ اُسے داخلِ جنت کر دو
جسکے دل میں ہے تمنائے رسولِ عربی

زیرِ دامانِ نبی حشر میں ہم دیکھیں گے
جب جلیں نار میں اعدائے رسولِ عربی

چشمِ صدیق سے دیکھے کوئی انکی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسولِ عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جان تصدق کر دوں
دیکھوں گر نقشِ کفِ پائے رسولِ عربی

گر سوالاتِ نکیرین سے وحشت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہوں شیدائے رسولِ عربی

حور و غلمانِ جناں کیوں ہوں نہ میرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسولِ عربی

ہے تمنائے جمیل رضوی یا اللہ
میرا مسکن بنے صحرائے رسولِ عربی

یا خدا ہر دم نگہ میں ان کا کاشانہ رہے / دونوں عالم میں خیالِ روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے در کا ذرہ ہوں میں / تا ابد پر نور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ / پنجۂ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی اپنے پائے پاک سے عزت بڑھائیں / کیوں نہ بے امراض کا وہ گھر شفا خانہ رہے

زندگی میں بعد مردن ان کے نام پاک سے / یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عین ایماں ہے یہی اور ہے ہر مومن پہ فرض / انکے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

وردِ لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسے ترے / ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست انکے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے / ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جلائے نارِ دوزخ انکو اے شمعِ ہدیٰ / جو خدا دنیا میں تم پر مثلِ پروانہ رہے

محو نظارہ رہیں تا حشر آنکھیں یا خدا / اور دلِ وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا علم اسلام کا اے شاہِ دیں / مسجدیں آباد ہوں ویران بتخانہ رہے

ہے جمیلِ قادری کے وردِ لب نعتِ نبی / بعد مردن بھی لحد میں ذکرِ جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے / مگر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے / فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا / تمہیں تو تمہارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیوں کر نہ تیرا کرم ہو / تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر / ہر اک غم کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب / خدا تیرا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم انہیں سے ہوں منگتا / عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک پیشِ خالق ازل سے ابد تک / وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیارا فقرہ ہے عبدکُ اللہ / کہ بندوں کو انکے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ / معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ کوہِ گناہاں / سرِ ناتواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اسکو ہوتی ہے فی الفور صحت / جو اس در سے آکر دوا چاہتا ہے

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب — فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے
رہے ورد دنیا میں نام مبارک — قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے
سہارا لگا نا خدا کے غریباں — کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے
خدارا بلا لو کہ بندہ تمہارا — مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے
مدینے پہنچکر دعا یہ کروں گا — کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے
دم نزع للہ صورت دکھا دو — کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے
غلاموں کی قبروں کو پر نور کر دے — کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے
نکیرین پردہ اٹھا کر یہ کہہ دو — کہ بندہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے
فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ — مدینہ سے پردہ اٹھا چاہتا ہے
منادی پکارے گا روز قیامت — وہی ہوگا جو مصطفےٰ چاہتا ہے
فترضیٰ ہے شاہد کہ روز قیامت — وہی ہوگا جو مصطفےٰ چاہتا ہے
تو ہو پہلے بندہ حبیب خدا کا — اگر بندۂ حق بنا چاہتا ہے

جمیل اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ ملا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپکی — والہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپکی
آپ پر صدقے نہ کیوں ہوں حسینان جہاں — صانع مطلق کو شکل پاک بھائی آپکی
آپ محبوب خدا کونین کے مختار ہیں — جب خدا ہے آپکا ساری خدائی آپکی
بادشاہان جہاں کو بھی یہی کہتے سنا — سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپکی
ماروا لے ایکدم میں نور والے ہوگئے — رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپکی
ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر — میں بھی بندہ آپ کا ساری خدائی آپکی
امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے — مخلصی دلوائیگی مشکل کشائی آپکی
جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں — سب پہ روشن ہوگی شان مصطفائی آپکی
اب تو بلوا لو مدینے میں خدا کے واسطے — پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپکی
یا الٰہی روز محشر لب پہ جاری ہو مرے — المدد اے شافع محشر دہائی آپکی
جمع کرے تو نعت مصطفےٰ جمیل قادری — کام دے گی حشر میں مدحت سرائی آپکی

حبیب خدا عرش پر جانے والے — وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے
خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے — وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے
وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر — امامت نبیوں کی فرمانے والے
وہ اُمی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے — ہیں علم مغیبات سکھلانے والے
انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت — یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے
اشارے سے انکے قمر کے ہوئے دو — یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے
انھیں کا لقب ہے شفیع غلاماں — یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے
رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا — یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے
یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے — زمانے میں تقسیم فرمانے والے
نہ کیوں کر غنی دل ہوں انکے کہ جو ہیں — حضور نبی ہاتھ پھیلانے والے
جو چاہو مانگو جو مانگو وہ پاؤ — نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے
تنا کیا سلطنت چھوڑتے ہیں — ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے
نہ کیوں چمکیں کہ ہیں بدر ہو کر — ترے نام اقدس پہ مٹ جانے والے
پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی — قدم راہ مولیٰ میں دوڑانے والے
اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ — مدینے کے رستے میں ستانے والے
کریں آکے نظارۂ سبز گنبد — جو اونچا فلک کو ہیں بتلانے والے
ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں — ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے
ہمیں ناز ہے دشت طیبہ پہ زاہد — جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے
گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ — لئے واہ شاہا باغ لٹانے والے
میں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے — نہ روکیں گے مجھکو کہیں تھانے والے
ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا — نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے
منادی کرے گا نہ گھبرائیں مجرم — اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے
گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی — تری ذات پر فخر فرمانے والے
جگا دے خدا را مرا بخت خفتہ — غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے
جو عالم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور — وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابرِ رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند چکھانے والے

ہے جن کا وظیفہ اَغِثْنِیْ حَبِیْبِیْ
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکرِ استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے لے اہلِ محفل
حبیبِ خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیفِ سرکار سن کر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآن مُوْتُوْا کا مژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کندہ
ارے نائبِ حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی
جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کے جلووں پر نثار
ہے بلا شک دیدِ حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو انکی عامِ رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہِ مرسلاں
اس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جو یائے محبوبِ خدا
رہبرِ عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامنِ امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

ق

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

اُس کو لوٹایا تو اک ایما سے اُنکے دیکھیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا زورِ یداللّٰہی کہ مشتِ خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں سو واسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہونگے روزِ محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائیگی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائینگے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکرِ دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

انبیاء اولیاء و اولین و آخرین — کون ہے جس کو نہیں حاجت رسول اللہ کی
اے زہے رحمت یہ کارزارِ امت کے لیے — ہو گئی آراستہ جنت رسول اللہ کی
داور محشر بروز حشر یوں فرمائے گا — جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی
اہل محشر کی نظر انکی طرف کیوں نہ ہو — دیکھتا ہے خود خدا صورت رسول اللہ کی
اس کو حاصل ہو گیا قرب خدا کا مرتبہ — جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی
ختم کر دی جاں نثاری حضرتِ صدیق نے — جبکہ مکے سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی
قرب دنیا میں تھا اُس سرکار سے صدیق کا — بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی
اے غلام چار یار و باصفا و غوث پاک — ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی
راستہ پوچھو نجوم مصطفےٰ سے گر ہو — اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی
ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے — ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی
آرزو میں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے — ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی
آتے ہیں لاکھوں ملک جسکی زیارت کو انھیں — جان مومن کیسے یا تربت رسول اللہ کی
پیش منبر خارج مسجد اذان خطبہ کی ہو — ہے مسلمانو یہی سنت رسول اللہ کی
دیکھو اے نجدیو وقعت رسول اللہ کی — عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی
ڈھل گئے سانچے میں وہ جہل لعیں کے جو قلوب — کیا نظر آئے انھیں قدرت رسول اللہ کی
دل کے اندھو نجدیو دنیا میں جو چاہو کہو — حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی
جھونک دیگی نار میں تنقیصِ شانِ مصطفےٰ — خلد میں لیجائے گی الفت رسول اللہ کی
علم مولیٰ سے بڑھایا علم شیطانِ لعیں — اسپہ دعویٰ یہ کہ ہوں امت رسول اللہ کی
منکرِ علم نبی کے واسطے نارِ جحیم — اور غلاموں کے لیے جنت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب مرشد نے مداح الحبیب
کر جمیلؔ قادری مدحت رسول اللہ کی

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے — روز و شب تیری یادگاری ہے
آستانے پہ تیرے سر رگڑیں — ایسی قسمت کہاں ہماری ہے
تیرا دربار دیکھنے کے لیے — ایک عالم کو بے قراری ہے
سارے عشاق ہیں کمربستہ — حکم کی تیرے انتظاری ہے

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم ۔ ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے
جو ترا ہو گیا بنا مومن ۔ تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے
ہم کو بندہ بنا دیا تیرا ۔ واہ کیا شان کردگاری ہے
تم ہو قاسم تمہارا رب معطی ۔ دین رب کی عطا تمہاری ہے
کر دیا تاجور جسے چاہا ۔ واہ کیا تیری تاجداری ہے
تیرے صدقے میں یا رسول اللہ ۔ تیری امت بھی حق کو پیاری ہے
نہ اتارا عذاب دنیا میں ۔ حق کو تیری یہ پاسداری ہے
عقل کل بھی رہے جہاں حیراں ۔ حق سے تیری وہ رازداری ہے
بلبل اس جا وطن بنا کر جہاں ۔ دائم موسم بہاری ہے
در دنداں میں ہے چمک جیسی ۔ کس گہر میں یہ آبداری ہے
کیوں نہ تکبیریں کرتے ہو جلدی ۔ مجھ کو آفت کی انتظاری ہے
ق
مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یا رب ۔ کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے
میں کروں عرض یا رسول اللہ ۔ سر پہ گٹھڑی گنہ کی بھاری ہے
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے ۔ اس سبب فغان و زاری ہے
پھر تو فرمائیں یوں شفیع امم ۔ بحر بخشش ہمارا جاری ہے
تو ہمارا ہی نام لیوا ہے ۔ تجھ کو ہر غم سے رستگاری ہے
شور ہو حشر میں کہ صل علیٰ ۔ کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیل رضوی کی
یہ بھی ادنیٰ ترا بھکاری ہے

محمد مصطفیٰ جب حشر میں تشریف لائیں گے ۔ تو اپنے نام لیوؤں کو اشارے میں چھڑائیں گے
جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ ۔ تو ان کی دستگیری کے لیے سرکار آئیں گے
اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں ہے یہ ۔ رسول اللہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے
جو ہم جیسا جب عرصۂ محشر میں آئے گا ۔ سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں چھپائیں گے
گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا ان کے سر سہرا ۔ شفاعت کا رسول اللہ کو دولہا بنائیں گے
محمد ورد لب دامان احمد دونوں ہاتھوں میں ۔ گدایان نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

گزر جائیں گے پل سے رب سلّم کی صدا سنکر
تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
شفاعت کر کے امت کی درگاہ الٰہی میں
گنہ امت کے اتر جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
مچل جائینگے ان کے دامن اقدس پہ جب عاصی
بجا ہے جس قدر روئیں ہم عشق محمد میں
جو ہونگی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
اغثنی یا رسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
وہ جب آئینگے محشر میں فخر محشر کی سند لیکر
جو جلتے ہیں یہاں سنکر صدائے یا رسول اللہ
جلائیں گے یہاں ہم سنکڑوں کو یا نبی کہکر
نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچکر ہم

وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائینگے
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائینگے
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائینگے
خدائے پاک سے ماہ مدینہ بخشوائینگے
نظر رحمت کی ہم پر ڈالکر جب مسکرائینگے
انھیں تشریف لاکر حضرت رضوان منائینگے
وہ رو رو کر پیش خالق ہم غلامونکو منائینگے
تو شاہ خلد و کوثر جام بھر بھر کر پلائینگے
ترے بے دست و پا کس طرح بار غم اٹھائینگے
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائینگے
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائینگے
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائینگے
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائینگے

خدا جانے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیل قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائینگے

ہے مومن کے سر پہ رحمت نبی کی
دکھیو تکر رہے ہے ہر جگہ سنیوں پر
ہمیں جائینگے خلد میں سب سے پہلے
بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
وہی لطف پائینگے روز قیامت
قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
فقط ایک عالم نہیں اسپہ شیدا
وہ فرماتے ہیں من رآنی رأ الحق
چلے جائیں گے خلد میں زہد والے

کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی
چلی جائے جنت میں امت نبی کی
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی
الٰہی ایسی بنائی ہے صورت نبی کی
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

زمانہ ہے شاہ عرب کا بھکاری
دو عالم میں جتنی ہے دولت نبی کی

نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قربان
کہ اس میں ہے پیاری تربت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی

نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبرئیل کا دل
گوارا نہ تھی ان کو فرقت نبی کی

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبرئیل خدمت نبی کی

بلایا خدا نے انھیں لامکاں میں
ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی

نہ ہوگا کوئی بعد ان کے پیمبر
بتاتی ہے مہر نبوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں
سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی

ابوبکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی

دوشنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے
کہ اس میں ہوئی ہے ولادت نبی کی

بحکم احادیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھ کر محبت نبی کی

ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں
مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی

کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے
ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی

نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو
خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی

کسی کی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

وہ آئی وہ آئی وہ آئی وہ آئی
شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی

نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو
یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی

رآنی رأ الحق یہ فرما رہا ہے
ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی

دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت
کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی

ملا جس کو جو کچھ یہیں سے ملا ہے
ہے مشہور عالم سخاوت نبی کی

نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی
عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی

خدا نے دیا ہے مگر ان کے ہاتھوں
عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی

عذاب خدا منکروں پر اترتا
نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی

عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی
جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی

اشارے سے اک چاند کے دو بنائے
ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

مہ و مہر ارض و سما عرش و کرسی — نہیں جانتا کون قدرت نبی کی
گرے آگے اشجار قدموں پہ انکے — جمادات نے دی شہادت نبی کی
دم نزع مرقد میں روز قیامت — خدایا میسر ہو قربت نبی کی
نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے — ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی
عدو کے جلانے کو اے سنیو تم — کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیل اپنے ایماں کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے — نبی کا سبز گنبد دل کی آنکھوں میں سمایا ہے
ملا کرتی ہیں منہ مانگی مرادیں تیرے روضہ پر — غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے
نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد — بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایا ہے
نہ ہوتا ذات گر تو زمین و آسماں کچھ بھی نہیں ہوتا — ترے باعث یہ سارا باغ عالم لہلہایا ہے
خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ — تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے
شب اسریٰ مبارکباد دیتی یہ حور و غلماں ہیں — محمد کو خدائے پاک نے دولہا بنایا ہے
تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا — تو ہے سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایا ہے
نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں اور عرش پر جا — خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے
علوم اولین و آخریں سے بھر دیا سینہ — خدا نے تجھ کو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے
زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں — درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے
اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا — دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے
یہ ممکن ہی نہیں بگڑی نہ بناؤ تم غلاموں کی — کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے
تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو — گنہگاروں کو تم نے نار دوزخ سے بچایا ہے
کوئی پرساں حال اپنا نہیں ہے یارسول اللہ — جو اپنا ہے تو تو ہے اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفیٰ وہ بھی روایات صحیحہ سے
جمیل قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

مدینہ میں بلالے رہنے والے سبز گنبد کے — بدوں کو بھی نبھالے رہنے والے سبز گنبد کے
سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا — وہیں آئے قضا لے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق — وہ ہے صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے
گرے جاتے ہیں تیرے نام لیوا با عصیاں بھی — تو گرتوں کو اٹھا لے رہنے والے سبز گنبد کے
کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل — بھنورے میں چلا لے رہنے والے سبز گنبد کے
دو عالم کی مرادوں کے لیے کافی و وافی ہے — ترا دستِ عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے
اگر مل جائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو — تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے
کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دل کی — چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے
رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ — تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے
گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں — مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے
دُرِ دنداں کا صدقہ قبر تیرہ کو بنا روشن — ذرا پردہ اٹھا لے رہنے والے سبز گنبد کے
مہ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے — تو ہے بدر الدجیٰ اے رہنے والے سبز گنبد کے
تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ہے ابتدا یالے — تو ہی ہے انتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے
مدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عقبیٰ میں — تری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے
فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے — ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے
گھٹا چاروں طرف سے کفر کی اسلام پر چھائی — نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے
شہنشاہِ مدینہ تو ہے حاکم سارے عالم کا — جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے
سلاطین جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو — ترے در پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے
ہزاروں کو حیاتِ جاوداں بخشی تو میرا بھی — دلِ مردہ جلا اے رہنے والے سبز گنبد کے
کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی — مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے
تری خوشبو ہے جب ہر سو تو زائر کس لیے پوچھیں — ترے در کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے
کہیں بازارِ محشر میں نہ میرے عیب کھل جائیں — تو دامن میں چھپا لے رہنے والے سبز گنبد کے
وہ روضہ جس پہ ہیں جبریل بھی سو جان سے قرباں — ان آنکھوں سے دکھا لے رہنے والے سبز گنبد کے
جنابِ نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی — تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے
دکھائے آفتابِ حشر جب تیزی غلاموں کو — تو لے زیرِ لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے
کرم والے تری چشمِ عنایت کے اشارے میں — ہوئے عاصی رہا اے رہنے والے سبز گنبد کے
خدا ہے تیرا واصف پھر جمیلِ قادری کیونکر — کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اے دل تو درود و سخی اول تو سجا ڈالی
پھر جا کے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نذر کروں تیرے دربار مقدس میں
توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی

احمد کو کیا آقا اور ہم کو کیا بندہ
اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی

بس جائے دماغِ جاں عشاق کا خوشبو سے
لا باغ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک ان میں اے نورِ خدا ڈالی

تم سے ذکھوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شبِ غم نے کیا مجھ پہ بلا ڈالی

شرمندہ کیا مجھ کو آگے مرے آقا کے
اے نفس لعیں تو نے مجھ پر یہ بلا ڈالی

موئے مرے نامہ سے دھل جائیں گے سب عصیاں
اک بوند اگر تو نے اے ابرِ سخا ڈالی

مجرم ترے ارمانوں کا ہے باغ پھلا پھولا
اے فرد گناہوں کی مولیٰ نے مٹا ڈالی

سب بھر دیے زخمِ دل سرکارِ مدینہ نے
قلبوں میں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نوری اللہ کی گر تری امت
پاک ہو گئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللہ مدد اُن کی ہر دم ہے کمر بستہ
جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صلہ دیجیے
لایا ہے جمیل اپنے ارماں کی سجا ڈالی

جو داغِ عشق شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے

نکالے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بہشت لائے ہیں رضواں دلہن بنائے ہوئے

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جس کی ہیں ماہِ عرب سمائے ہوئے

ہے عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن میں ہیں منہ چھپائے ہوئے

ہے اُن کے دفن پہ قربان جانِ عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے

ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے
شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے

اجل ہے سر پہ گھڑی دیر کر نہ لے غافل
رہِ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ہل کر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہِ طیبہ ترے بلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامے
کھڑے ہوں ہم ترے روضہ پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کرتے ہیں یوں زائروں کا استقبال
کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں درِ نبی کے گدا
قمر بھی داغِ غلامی ہے دل پہ کھائے ہوئے

خدا نے ان کو کیا سر بلند عالم میں — ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے

فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسم شریف — خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے

گلاب غنچہ سبھی پھول یا رسول اللہ — ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے

بہشت و خلد میں کیا بلکہ کل خزانوں کا — خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے

عجب ہے کیا جو کھلے اُن پہ غیب کے اسرار — خدا کے ہیں وہ کھلائے ہوئے پڑھائے ہوئے

سنا ہے جب سے کہ یُعطِیکَ رَبُّکَ تو نے — تمہاری امت عاصی کے دل بڑھائے ہوئے

ترا کرم کہ تو فرمائے اُمتی ہر دم — ہمارا فضل کرم ہیں تجھے بھلائے ہوئے

زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کے لیے — وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے

غلام اُن کے گرفتار کیوں ہوں محشر میں — وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے

اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس — مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے

سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا — عزیز جن کو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گناہگار ہیں ہم — مگر بدوں کو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے

حضور حشر میں بگڑی گنہگاروں کی — بنے گی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے

سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں اس کے — ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے

ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق — نقاب وہ رُخِ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے

ہے منکروں کے لیے روزِ حشر نارِ جحیم — قصور و خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے

مدد کرو کہ تمہارے غلام کے پیچھے — ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے

جمیل قادری نعتِ نبی سنائیں گے — خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیلِ قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جناب رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالقِ عالم کی رضا ہے — مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے

ہوتا ہے فترضیٰ کے اشارات سے ظاہر — مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے

اعدائے رضا جوئے نبی ہوتے ہیں رسوا — اور ان کے غلاموں کا وہ عالم میں بھلا ہے

چاہے جو رضا اُن کی خدا اس سے ہے راضی — طالب جو رضا کا نہیں مردودِ خدا ہے

محبوب الٰہی سے تمہیں بغض و عداوت — اے دشمنو اللہ کے قہر اس کی سزا ہے

اللہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بد ایوں — جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا بدا ہے

اچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اچھا — اچھوں سے جو بھر جائے برو تک وہ برا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے — ہاں اُسکی رضا خالق عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی — وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا — یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت — اللہ تعالٰے نے تجھے وہ فضل دیا ہے

ایمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے ایماں — اور قول ترا وہ ہے جو فرمانِ خدا ہے

ہر ملک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ — اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطاں کیا ہے

اللہ کا بندہ ہے ترا تابع فرماں — حق سے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے

اعدائے لعیں ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم — اور حلم ترا یہ کہ تو مصروف دعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو مسرور — یا شاہِ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیل رضوی کو تو عطا کر
محنت رہے تو اور وہ راضی برضا ہے

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے — حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے

گیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر — کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت — خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دے — کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں بلبلیں ابھی نغمہ کناں — چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے

دوزانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام — عزیز خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیل قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سخن
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے — یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

علم نصب جس کو کعبہ کی چھت پہ — بلند اس کا شہرہ ہوا چاہتا ہے

دکھیوں آج کعبہ بنے رشک گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے
یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے
تری ہے سماوا میں ساوا میں خشکی
نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے
ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے
وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم
کہ رحمت کا دورا ہوا چاہتا ہے
خریدیگا عصیاں کو رحمت کے بدلے
خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ عالم بنایا ہے جس کا براتی
ہویدا وہ دولھا ہوا چاہتا ہے
جو عالم کو قطرے سے سیراب کردے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے
فلک کے ستارے جھکے آرہے ہیں
کہ پیدا وہ موتی ہوا چاہتا ہے
خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے
سلاطین عالم گداہوں کہ اسکا
دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے
کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی
ملائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے
یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم
نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے
ملائک مؤدب ہیں حکم حق ہے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے
اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل
نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کرتے جمیل اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

ایضاً برائے قیام

سو منو وقت ادب ہے
آمد محبوب رب ہے
جائے آداب طرب ہے
آمد شاہ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے
شاخ گل پر مرغ چہکے
روتا ہے شیطاں بلکتے
آمد شاہ عرب ہے

خواہش زلف نبی میں
مست ہیں گل کی نسیمیں
جھوم کر آئیں نسیمیں
آمد شاہ عرب ہے

بدلیاں رحمت کی چھائیں
بوندیاں رحمت کی آئیں
اب مرادیں کی پائیں
آمد شاہ عرب ہے

بج رہے ہیں شادیانے
بت بچے کلمہ سنانے
ہر زباں پہ ہیں ترانے
آمد شاہ عرب ہے

ابر رحمت چھا گیا ہے
کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے
باب رحمت آج وا ہے
آمد شاہ عرب ہے

آمد شاہ عرب ہے

قصرِ کسریٰ کانپتا ہے	خشک ساوا ہو گیا ہے	ہر طرف سے یہ صدا ہے	آمدِ شاہِ عرب ہے
آ نا وہ ماہِ لقا ہے	جشن پیارا کبریا ہے	دو جہاں میں غلغلہ ہے	آمدِ شاہِ عرب ہے
آنیوالا ہے وہ پیارا	دونوں عالم کا سہارا	کعبے کا چمکا ستارہ	آمدِ شاہِ عرب ہے
آنکہ ہے شاہِ حکومت	فرض ہے جس کی اطاعت	ہر نبی نے دی بشارت	آمدِ شاہِ عرب ہے
ہونے والی وہ سحر ہے	جو سحر رشکِ قمر ہے	مقدمِ خیر البشر ہے	آمدِ شاہِ عرب ہے
اٹھو آیا تاج والا	عرش کی آنکھوں کا تارا	سب کھولے ماہِ طیبہ	صلوٰتُ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آمنہ بی بی کا جایا	بارھویں تاریخ آیا	صبحِ صادق نے سنایا	صلوات اللہ علیک
السلام اے جانِ عالم	السلام ایمانِ عالم	شاہِ دیں سلطانِ عالم	صلوات اللہ علیک
خاتمِ دورِ رسالت	اخترِ برجِ ہدایت	فاتحِ بابِ شفاعت	صلوات اللہ علیک
السلام اے شاہِ عالی	السلام امت کے والی	عرض کرتے ہیں سوالی	صلوات اللہ علیک
نزع کے تم ناخدا ہو	خلق کے مشکل کشا ہو	سب کے تم حاجت روا ہو	صلوات اللہ علیک
بخشدو میری خطائیں	دور ہوں غم کی گھٹائیں	بھیجدو اپنی عطائیں	صلوات اللہ علیک
ہوں پھنسا افکارِ غم میں	گھر گیا رنج و الم میں	دیر کیا ہے اب کرم میں	صلوات اللہ علیک
کفر کو تم نے مٹایا	خاک میں اس کو ملایا	دین کا ڈنکا بجایا	صلوات اللہ علیک
اب تو طیبہ میں بلا لو	حسرتیں دل کی نکالو	اپنے بد کو بھی نبھا لو	صلوات اللہ علیک
دل میں رنگ اپنا جما دو	پردۂ غفلت اٹھا دو	بختِ خوابیدہ جگا دو	صلوات اللہ علیک
جان نکلے اس طرح پہ	آپ کا در ہو مرا سر	سامنے ہو قبرِ انور	صلوات اللہ علیک
جانکنی کے وقت آنا	کلمۂ طیب سکھانا	چہرۂ انور دکھانا	صلوات اللہ علیک
اے شفیعِ روزِ محشر	ہیں سیہ عصیاں سے دفتر	غوث کا صدقہ کرم کر	صلوات اللہ علیک
کچھ نہ کی ہم نے کمائی	عمر سب یونہی گنوائی	اے عربؐ لے دو ہائی	صلوات اللہ علیک
حشر میں تم بخشوانا	اپنے دامن میں چھپانا	ہر مصیبت سے بچانا	صلوات اللہ علیک
اے شہنشاہِ رسالت	ہیں یہاں جو اہلسنت	تا ابد سب پر ہو رحمت	صلوات اللہ علیک
دین کا ہو بول بالا	سنیوں کا رخ اجالا	دشمنوں کا منہ ہو کالا	صلوات اللہ علیک
بانیٔ محفل کی آقا	التجا مقبول فرما	پوری ہو ہر اک تمنا	صلوات اللہ علیک

اس جبلِ قادری پر
چشم و دل کردو منور

ہو کرم محبوب داور
صلوات اللہ علیک

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے
رنج و الم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا
اے بندگانِ محی دیں دل سے ذرا فریاد ہو
محبوبِ سبحانی ہو تم مقبولِ ربانی ہو تم
ہوں نام لیوا آپ کا عاصی سہی مجرم سہی
بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا
کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دمبدم
جب روبرو قہار کے دفتر کھلیں اعمال کے
مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے
افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا
اٹھو میرے گنبد سے ذرا چمکائیے بخت اسلام کا
تاریک شب چور و نکابن ساتھی نہ کوئی راہبر

جو یاد سے غافل ہوا ویراں ہے برباد ہے
بے فکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے
بغداد کا فریاد رس تو بر سرِ امداد ہے
بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے
مجھ پُر خطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے
ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندہ آزاد ہے
تو دیکھے اندر دیکھ تو غوث الوریٰ کی یاد ہے
کہنا خدائے پاک سے یہ بندہ آزاد ہے
میں ہوں حمایت پر تری بندہ تو کیوں ناشاد ہے
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے
بغداد کے دشمن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر آئے جبلِ قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے
کمالات و علومِ مصطفےٰ سے
تو آئینہ جمالِ مصطفےٰ کا
جنابِ مصطفےٰ ظلِ خدا ہیں
ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا
جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر
ترا منگتا ہے مقبولِ الٰہی
محی الدیں نہ کیوں ہو نام تیرا
کوئی بغداد والے سے یہ کہہ دے

رضا احمد کی مرضی خدا ہے
شہِ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے
تو حق گو حق شناس و حق نما ہے
تو ظلِ مصطفےٰ نورِ خدا ہے
خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے
جو بندہ ہے ترا عبدِ خدا ہے
ترے منکر پہ قہرِ کبریا ہے
کہ تو نے دینِ حق زندہ کیا ہے
کہ وقت اسلام پر آ کر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے
کدھر ہو قادری دولہا کدھر ہو یہ ہر مجرم کے لب پر التجا ہے
شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے
قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پر وہ بے شبہ ولی باخدا ہے
نہ کیوں ہو گا ہند کے سلطان خواجہ کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے
ولی کہتے ہیں جن کو ہیں رعیت شہ بغداد شاہ اولیا ہے
تو ہے وہ پھول باغ مصطفےٰ کا کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے
تو زہرا و علی کا نور عینین تو شمع بزم شاہ کربلا ہے
حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد حسینی عطر تو سب میں بسا ہے
شہید عشق کر رنگت رچا دے کہ تو ابن شہید کربلا ہے
سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا جو تیرے آستانے کا گدا ہے
مریضان جہاں کی فضل رب سے تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے
شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو در غوث الوریٰ دارالشفا ہے
لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے مریدی لا تخف کیسا بجا ہے
ترے دربار پر انوار سے غوث کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے
جو دم میں چور کو ابدال کر دے وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے
جہاں پھیلا دے جھولی اک منگتا وہیں موجود داتا کی عطا ہے
ہماری مشکلیں آسان کر دے کہ تو ابن علی مشکل کشا ہے
مٹا دے زور اعدائے لعیں کا کہ تو ابن علی شیر خدا ہے
جو دربار الٰہی میں ہو پرسش تو کہہ دینا کہ یہ بندہ مرا ہے
عمل والے تو ہیں نازاں عمل پر مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے
بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ خبر لے غوث تیرا آسرا ہے
بھنور میں پھنس گیا میرا سفینہ مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے
نکیرین آ گئے میری لحد میں خبر لے غوث اب تو تیرا آسرا ہے
ہے نیک و بد کی پرسش اور میں بھی مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

میں مجرم اور دربار عدالت
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر
کہ تو شاہ عطا بحر سخا ہے

غلاموں کا زکیوں ہو پار بیڑا
کہ اُن کے ہاتھ میں دامن ترا ہے

لگی ہو غوث کی اور میرا بستر
الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے

جمیل قادری پھیلا دے جھولی
کہ اُن کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتح مقدمۂ بدایوں پر حضور پرنور مرشد برحق اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکبادیاں بڑی دھوم سے لاتے رہے اُس موقع پر حضرت مولٰنا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کے لیے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیر آبدار ہوئے

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری
دیں میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں کے گلفشاں احمد رضا خاں قادری

حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحٰی
وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری

باغ دیں میں نغمہ خوان خوش بیاں شیریں زباں
طوطی شکر فشاں احمد رضا خاں قادری

چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایماں کی جاں
جانِ جاناں روحِ رواں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم
شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول
باغ دیں میں گلفشاں احمد رضا خاں قادری

روز افزوں حشر تک یارب ترقی پر رہے
لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری

صدقہ شاہ عرب یوماً فیوماً ہو بلند
تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دیں کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے
ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائیں گے غلام   گل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری
حق تعالیٰ نے کیے بیحد کمالات و علوم   تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلیے مومن کے حق میں ہے سپر   آپکی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
اہلسنت کے سروں پر دائما رکھے خدا   تجھ کو با امن و اماں احمد رضا خاں قادری
عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند   ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اعدا مرشدا   حق ہے تجھ پر مہرباں احمد رضا خاں قادری
پڑ گیا ہے پشت پر اعدا کی۔ اب کیا جائیگا   تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اشداء علی الکفار کا   ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بد مذہبوں کے دل میں گزری وار پار   تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آ چلی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار   بھیجدی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری
تیغ دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما   تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا   تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
کیا ستائے تجھ کو اعدا۔ تھی یہ حکمت خلق کا   ق   ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری
دعویٰ اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں   دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ   آپکے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ   کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ جی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں   تھے تمھارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی   ق   جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لیے   عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا   ہے وہ تیری عز و شاں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں   اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول   تیرے جلووں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا   صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقہ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام   مصطفیٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیل   جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے
چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
رضائے قادری دولھا بنا ہے
توکل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے امڈی کرم کی
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
کہیں کیونکر نہ اچھے تجھ کو اچھا
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
رضا کیوں کر نہ ہو اعدا پہ غالب
جو مفتی ہے وہ اس در کا گدا ہے
بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے

کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
عنادل گا رہے ہیں کیوں ترانے
یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
براتی ہیں سبھی اہلسنت
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضیٰ کی
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
جلیں اعدائے دیں نار حسد میں
کہ وہ تو نائب شیر خدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہدوں
دماغ اہلسنت بس رہا ہے
جمیل قادری الحمد للہ

صبا کیوں اسقدر اترا رہی ہے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا
رضائے قادری دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
براتی آ رہے ہیں وجد کرتے
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
کرم عثمان ذوالنورین کا ہے
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تصرف
رضائے قادری دولھا بنا ہے
بھکاری آ رہے ہیں بھیک لینے
کرو ہیں انکی قسمت میں لکھا ہے
منافق ہے عدو اس آستاں کا
در احمد رضا قبلہ نما ہے
پھلے انکا الٰہی باغ اولاد
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ ہو قرباں
برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
سر طور پڑتے جو جلوے نمایاں
جناب کلیم آکے دیکھیں اگر یاں

کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب ذوالمن
ہے ہر ایک گوشہ وہاں کا گلستاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں پر درخشاں
کہیں عرش ہیں آکر یارب تری شاں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مدینے کی جانب چلوں پا بجولاں — نکلتے ہی گھر سے بنوں ان کا مہماں
پہنچ کر وہاں پر کروں یہ دل و جاں — سنہرے کلس سبز گنبد کے قرباں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مدینے کی ہر شے نفاست بھری ہے — مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے
وہیں کی تو پھولوں میں خوشبو بسی ہے — صبا وجد میں جھوم کر کہہ رہی ہے
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے — کہ سارا زمانہ وہاں میہماں ہے
حقیقت میں وہ حور و غلماں کی جاں ہے — جہاں اس کی تعریف میں تر زباں ہے
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت — وہیں سے ثنا کرتی ہے ساری دولت
فدا اس پہ ہوتی ہے ہر وقت جنت — برستی ہے دن رات واں حق کی رحمت
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں — سلاطیں یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں
بشر کیا ملائک یہاں آ رہے ہیں — جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں — وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں
وہ گلیاں کہ ہیں جن کی پیاری ادائیں — کسی کو ہنسائیں کسی کو رلائیں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
وہ گلیاں کہ چمکائیں اُن کی قسمت — وہ گلیاں کہ عشاق کے دل کی راحت
وہ گلیاں کہ جنہیں نظر آئے جنت — وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جن کی نکہت
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مدینے کی گلیوں کی گر خاک پاؤں — ملوں منہ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں
حسینانِ عالم کو آنکھیں دکھاؤں — غزالانِ چیں کو یہ مژدہ سناؤں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کو جس وقت گھر سے چلوں گا — تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکونگا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز رکونگا — جو احباب پوچھیں گے فوراً کہونگا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس زمیں کا — کہ روضہ ہے اس میں شہنشاہ دیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا — یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیل اب مدینے میں جاکر — برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر
کہ ہے اس میں باغ احد کا گل تر — ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مومنو ہے رحمتِ حق کا ورود — با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود
ہے ملائک کا یہاں پُر ازدحام — دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام
با ادب ہے با نصیب اے اہل دیں — بے ادب ہے بدنصیبی ہے قریں
مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا — جس نے عالم کو معطر کر دیا
آج کعبہ کس لیے ہے شادماں — بند ہے آتش کدہ کا کیوں دھواں
بتکدوں میں کس لیے کہرام ہے — کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے
دو جہاں میں کس کا لطفِ عام ہے — بٹ رہا اسلام کا انعام ہے
صف بصف میں کیوں فرشتے با ادب — شور کیسا ہے عجم سے تا عرب
جنتیں آراستہ ہیں کس لیے — شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے
کونسا ماہِ منور آئے گا — چاندنا پھیلا ہے کس کے نور کا
زلزلہ کیوں قصرِ کسریٰ میں پڑا — کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ
کیوں کہانت پر تباہی آگئی — کون سے سلطاں کی ہے جلوہ گری
جب تحیر اہل حیرت کا بڑھا — ہاتفِ غیبی نے یوں مژدہ دیا
آمد آمد سرورِ عالم کی ہے — آمد آمد رحمتِ اعظم کی ہے

آنے والا مالک دارین ہے — جسکے باعث خلقت کونین ہے
ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار — اور شیاطیں رو رہے ہیں زار زار
کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں — نائب رحمٰن آتا ہے یہاں
کوئی کہتا ہے کہ آئیں گے یہاں — وہ نبی الانبیا با عز و شاں
جن کی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی — ذکر فرماتے رہے جن کا نبی
نائب حق بادشاہ دو جہاں — جان ایمان و مکین لامکاں
ہے نبی الانبیا اُن کا لقب — خاتم پیغمبراں فخر عرب
شافع محشر انھیں کا نام ہے — دین و دنیا میں انھیں سے کام ہے
در پر ان کے مانگتے ہیں تاجدار — دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار
ذرہ ذرہ کا ہے ان کو اختیار — بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار
سنتے ہیں یہی غریبوں کی پکار — سارے عالم کے یہی ہیں غمگسار
کرتے ہیں فریاد ان سے جانور — بیکسوں کی یہی لیتے ہیں خبر
سر پر ان کے دونوں عالم کا ہے تاج — ان کو دیتے ہیں شہان دہر باج
مظہر علم خدا اُمی لقب — مخبر صادق شہنشاہ عرب
ان کی عزت کون جانے جز خدا — خود وہ فرماتا ہے لولاک لما
سنگ اُن کے پائے اقدس دیکھکر — کھینچتے ہیں اُن کا نقشہ قلب پر
کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم — کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم
خاک پا اکسیر کا بھرتی ہے دم — کھاتا ہے قرآں بھی جس کی قسم
جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا — ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا
آ رہے ہیں عرض با ذوق طرب — اے مرے مہر عجم ماہ عرب
گاہ در دل ساز و گہ در دیدہ جا — ہر دو جائے تست یا بدر الدجیٰ
رو سیاہ و بیکس و خاطی منم — چشم رحمت بر کشا عاصی منم
من نیم منکر خطا وار توام — بندۂ رسوا و ناکار توام
کارواں رفت و پریشانم بسے — رحم کن یا شاہ بر من بے کسے
دستگیر ما سیہ کاراں توئی — اے شفائے درد بیماراں توئی

تو وہ اٹھا ابر رحمت جھومتا ۔ رحمتِ عالم کی چوکھٹ چومتا
قحط سالی خاک میں ملجائے گی ۔ دل کی عالم کے کلی کھل جائیگی
ہے سواری آنے والی عنقریب ۔ آنیوالے ہیں یہاں رب کے حبیب
شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں ۔ یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں
سب ملک ہیں ایستادہ باادب ۔ جلوہ فرمائیں گے اب محبوب رب
سنیو تم بھی بہت تعظیم سے ۔ جھولیاں پھیلا کے ہوجاؤ کھڑے
اور کہو اے شاہِ شاہاں السلام ۔ میرے آقا جان جاناں السلام
اے شفیع روز محشر السلام ۔ ساقی تسنیم و کوثر السلام
احمد و محمود نامی السلام ۔ رفعت دیں تاج والے السلام
اے مرے معراج والے السلام ۔ رفعتِ دیں تاج والے السلام
عرش کی آنکھوں کے تارے السلام ۔ دونوں عالم کے سہارے السلام
اُمتی فرمانے والے السلام ۔ پیشِ رب بخشانیوالے السلام
لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام ۔ پیاری پیاری زلفوں والے السلام
میرے مولیٰ میرے والی السلام ۔ میرے وارث میرے آقا السلام
سرورِ عالم محمد ذی وقار ۔ ہوں درودیں تجھ پہ نازل بیشمار
اے خدا کر مجھ کو عبد مصطفٰے ۔ تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا
آل و اصحاب نبی کا رکھ غلام ۔ اور نہ چھوٹے دامنِ غوث انام
قادری مے سے مجھے سرشار کر ۔ مست بیخود بے خبر ہشیار کر
ہیں مشائخ سلسلہ میں جس قدر ۔ میں نہ بھولوں یاد انکی عمر بھر
دائما برکات کے برکات سے ۔ مجھ کو حصہ ہر جگہ ملتا رہے
مجھ پہ اچھے کی رہے اچھی نظر ۔ نورِ عرفاں سے ہو دل رشک قمر
میرے مرشد حضرت احمد رضا ۔ کرتے مجھ کو ذات میں ان کی فنا
ان کے فیض و لطف سے مسرور رکھ ۔ قادری رضوی مجھے مشہور رکھ
دوست انکا حشر تک پھولے پھلے ۔ دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
ان کی سب اولاد اور خدام کا ۔ یا خدا کر دونوں عالم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فضل دے
حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے
ہو جمیلؔ قادری کی ہر دعا
یا خدا مقبول بہر مصطفیٰ

رُباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم
محتاج ہو خلیفہ خدائے عالم
صرف اُن کے سبب سب اُولوالعزم ہوئے
عیسیٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدم

عالم کا انھیں خدا نے سلطان کیا
جبریل امیں کو ان کا دربان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر
کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا

یارب مرے دل میں عشق اپنا دیدے
حب نبی کا سر میں سودا دیدے
ہے بے سر و سامان جمیلؔ رضوی
رہنے کا مدینے میں ٹھکانہ دیدے

سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا
ہر چیز میں نور شاہ والا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ
جب غور کیا مدینے والا دیکھا

شاہا تری رحمت کا اشارہ ہو جائے
روشن مرے بخت کا ستارہ ہو جائے
اس صانعِ مطلق کو جو آئی ہے پسند
وہ شکل مری آنکھ کا تارہ ہو جائے

بتلادے کوئی نبی کا دیکھا سایہ
سایہ کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا
پڑتا کیوں کر زمیں پر اس کا سایہ

کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایانِ نبی
کیوں قبر میں گھبرائیں گدایانِ نبی
دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے
تا حشر ہے اُن کے سر پہ دامانِ نبی

ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین
ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین
کیوں دونوں جہاں نہ اُن کے در پر جھکیں
ہیں قاسم کل شئی جد الحسنین

کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی
کب اُن کے غلاموں پہ قیامت ہوگی
کیا خوف کریں نار جہنم سے جمیلؔ
ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

تواریخ

تاریخ وصال مرشدی وملجائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پرنور اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولٰنا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفٰے احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

مرشد برحق شہ احمد رضا — عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول — آئینۂ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار وفیوض وعلوم — سینۂ پرنور میں جنکے نہاں
واقف اسرار خفی وجلی — عاشق ومحبوب شہ مرسلاں
منبع سنت خیر الوریٰ — سیرت واخلاق نبی کا نشاں
ماحی بدعات وضلالات وکفر — بیخ کن شعرۂ بدمذہباں
مانتے ہیں اہل عرب بھی امام — نیر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر — واصل حق ہو گئے باعز وشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ کے جمیل — بیم واصل جنت ہو قطب زماں

ایضاً

پیرو مرشد مرے جناب رضا — حافظ وحاج عالم وفاضل
مفتی دیں مجدد ملت — علما جنکے فیض کے سائل
اہل ایماں بلکہ اعدا بھی — جنکے فضل وعلوم کے قائل
جمعہ کے دن صفر کی تھی پچیس — اپنے رب سے وہ ہو گئے واصل
عرض کر اے جمیل سال وصال — گیا باغ جناں میں وہ کامل

تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہٗ والد ماجد حضرت مصنف

تاریخ وصالؒ — بسم اللہ الرحمن الرحیم جنت میں — ۱۳۳۹ھ

بندۂ حق عمر نہ کھو لہو میں	ہوش میں آ عقل کو اپنی سنبھال
سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی!	باقی و دائم ہے بس اک لایزال
وقت معین پہ اجل آئیگی	موت کے چنگل سے ہے بچنا محال
آئی شب انتیسویں ذی الحجہ کی	رات کے بارہ بجے کا تھا یہ حال
والد ماجد مرے رخصت ہوئے	عالم دنیا سے سوئے ذوالجلال
بدھ کا دن، انتیسویں، بارہ بجے	دفن ہوئے قبر میں وہ خوشخصال
مصرع میں لکھ دے سن رحلت جمیل	عاشق صادق نے کیا انتقال

قطعہ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خانصاحب مرحوم بریلوی

اے جمیل قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو	ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے
پیر کی شب بست و یک ماہ صفر بارہ بجے	کرگئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے
سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا	گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے

تواریخ انتقال برادر خورد مصنف منشی محمد حبیب الرحمن مرحوم عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر	تیرے لیے کس طرح کریں صبر
یوں سر پہ پیام موت پہنچا	جیسے کہ قمر پہ آگیا ابر
تاریخ تھی ساتویں محرم	جاں بارگہ خدا میں کی نذر
تاریخ جمیل ہو ہویدا	قصر شہوا منزل قبر

ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب	بن گیا گھگھر کے گورستان میں انکا مزار
پورے مصرع میں لکھو تاریخ مدح الحبیب	کھل گیا ان کے لیے باب بہشت پر بہار

ایضاً

بے صدا سنتا ہوں میں قبر برادر سے جمیل	پڑھ لو بھائی روح پر اس بینوا کی فاتحہ

(ایضاً)

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب

بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب

جمیل چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب ۱۳۳۱

تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاجی علیم محبی
شد از عالم دنیا رخصت

چوں شد فکر سال فاتحش
گفت جمیل چنیں در عجلت

یکم کن از مصرع ثانی
کرد رفیق ہمدم رحلت ۱۳

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سید واحد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں

طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واحد کو
بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں ۱۳

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں

طبع کا سن عزیز رضوی نے
لکھ دیا۔ دفتر گہر افشاں ۱۳

تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر
آج مرادیں دل کی بر آئیں

غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں

خوب کلام چھپا نعتیہ
ہو مقبول خدایا آمین

اس کا صدقہ استاد کا
پائیں بحق طٰہٰ و یٰسین

طبع کا سن برجستہ لکھ دے
احمد رضوی۔ شمس ضیا میں ۱۳

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ — جس کا ہر ایک مصرع ہے مخزن مضامین
تاریخ طبع کی تھا میں فکر میں ولایت — ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامین

تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرور دیں میرے محب نے لکھی — بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگی یہ بیل
واہ وا۔ کہکے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن — چمن نعت کا گلدستہ ہے دیوان جمیل
۱۹۲۰ء

ایضاً

یہ گلدستہ نعت کیسا چھپا ہے — کہ خوشبو ہے جس کی معطر زمن ہے
ثنائے نبی مدحت غوث اعظم — کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسمن ہے
خیال اس کی طبع آیا رضا کو — کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے
سر باغ سے لیکے تاریخ لکھی — مہک ہے رضا کی تو رنگ چمن ہے

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد مصنف

میرے استاد معظم کا کلام — چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہل سنت دیکھکر ہیں باغ باغ — اور دشمن داخل نار جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا — زیور ایمان رضوی۔ لکھ رحیم

تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب نے اثر صاحب

قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت کو کہہ رہی ہے اجل — ہر اک کو تیری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا از اثر — جمیل روح مقدس سے خوب عید ملے

رقمہ محمد اسحٰق بریلوی تلمیذ محبوب رقم ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ

بسم اللہ اولہ و آخرہ و صلی اللہ علیہ وسلم

اصلاحِ تقویۃ الایمان

برادرانِ اسلام کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایمان کتنی پیاری چیز ہے یہ وہ دولت ہے جس پر ہفت اقلیم کی بادشاہتیں قربان۔ ایمان کی اصل یعنی جڑ عقیدہ ہے۔ اعمال یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و دیگر اعمالِ صالحہ شجرِ اسلام کی شاخیں، پتے، پھول، پھل ہیں۔ آجکل جتنا اختلاف عقائد میں دیکھا جارہا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ تمکو معلوم ہے کہ کلمہ پڑھنے والوں میں کتنے فرقے ہیں مثلاً رافضی، قادیانی، غیر مقلد وہابی وغیرہ، ان سب فرقوں کے یہ نام صرف رکھے گئے اور خود ساختہ عقائد کی بنا پر رکھے گئے ہیں۔ ان سب فرقوں کے مسائل بھی جدا جدا ہیں۔ اسلیے ہر ایک ان کو آسانی سے پہچان لیتا ہے مگر فرقہ وہابیہ دیوبندیہ اپنے آپکو اہلسنت مشہور کرتا اور تقیہ کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے سادہ لوح مسلمان انکے فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ کوئی کتاب عام فہم اردو میں ہو جسکو پڑھکر ہر شخص اچھی طرح سمجھ سکے اور اپنے عقائد کو قرآن و حدیث کی رو سے جانچ پرکھ کر کھرے کھوٹے کی تمیز کر سکے الحمد للہ کہ یہ سب ضرورتیں اصلاح تقویۃ الایمان سے حل ہو جائیں گی اس کتاب کی اشاعت کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ تقویۃ الایمان کو پڑھکر اپنے عقائد خراب کر چکے ہیں یا بدمذہبوں کی صحبت سے غلط اثر لے چکے ہیں وہ اس کتاب کو پڑھکر اپنے عقائد کی اصلاح کر لیں ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوچکے اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اس کتاب کو حاصل کر کے پڑھو اور اپنے دوست احباب کو سناؤ اور قرآن و حدیث کے بالکل مطابق اپنے عقائد بناؤ۔ حصہ اول عہ دوم عہ

شمع ہدایت بچوں کے کردار، اخلاق، رفتار، گفتار کا سچا رہبر، حفاظتِ عقائدِ اہلسنت کا ضامن ہے۔ اگر یہ کتاب بچوں کو صحیح طریقے سے پڑھا دی گئی تو ماں باپ کو کبھی بداخلاقی و غلط کاری کی شکایت نہ ہوگی پانچوں حصوں کی قیمت دو روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ:- رضوی کتبخانہ بازار صندل خاں بریلی شریف۔ یو۔ پی

قبالہ بخشش مطبوعہ کانپور کا یہ نسخہ بروز اتوار ۱۳ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۹ جولائی 2006ء کو ریگل چوک صدر کراچی سے حاصل ہوا۔ ... شبیہ العزیز ... برائے ایصال ثواب والد مرحوم قاضی عبد العزیز ... کل امت مسلمہ